

عمران سیریز نمبر 10

لڑکیوں کا جزیرہ

(مکمل ناول)

پیش کش

دعائیں کی تحریک کے بعد لڑکیوں کا جزیرہ تہذیبی اہمیت میں بھی
آپ صوفیہ کی طرح کافی چاق و چوبند پائیں گے۔ آپ میں
سے ہر ایک کی پسند ناپسند ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول
ہر ایک کو پسند آئے گا۔

ہر ماہ مجھے آپ کے سینکڑوں خط ملتے ہیں اور میں نے ان سے
یہ اندازہ کیا ہے کہ اگر سب کی پسند کا خیال رکھتے کی کوشش کی جائے
تو کم از کم پانچ ہزار صفحات کا ناول ضرور لکھنا پڑے گا۔ آپ میں سے
کچھ صرف ایڈیٹر پسند کرتے ہیں، کچھ واقعاتی ناول چاہتے ہیں، کچھ
صرف سرگرم رہی اور حلقی سوکھانیاں پسند کرتے ہیں۔ لیکن ایسے
صحافت کی تعداد بہت زیادہ ہے جو "محول دہے" کی زیادتی پر زور
دیتے ہیں، لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں صرف صفحات نہیں بھرنا

آپ نے فن لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جنہوں نے غیر
تجربہ کار پر میرے چند ناول چھاپ لئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدھ
ناول ایسے بھی ہیں جن کے ہم بدل کر دھوکے سے آپ کی جیبیں
تھکی کر رکھتی ہیں۔ مجھے اس الیہ پر افسوس ہے!

مگر آپ مطمئن رہیں۔ خالد میر وزیر آبادی کے خلاف میرے
مشیر قانونی جناب نجم الدین قریشی ایم اے ایل ایل بی (ایڈووکیٹ)
نکتہ ترین قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ خالد میر نے دہرا جرم کیا
ہے۔ ایک تو میری اہلیت حاصل کئے بغیر میرے بھل چھاپ
لئے۔ دوسرے ایک بھل کا نام بدل کر پبلک کو دھوکا دیا یعنی آپ جو
بدل پہلے خرید کر پڑھ چکے تھے اسے آپ نے میرا کوئی نیا بدل کچھ
کر دوبارہ خرید لیا۔ اس طرح پبلک کو دھوکا دینا بہت بڑا جرم ہے۔
اور یقین رکھئے کہ خالد میر وزیر آبادی کو اس کے لئے جگہ پڑے گا۔

ایضاً

۱۵ جولائی ۱۹۵۶ء

(۱)

سندھ کا پھوڑا۔ آج پھر نور پور کا ہوا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب وہ سندھ کا پھوڑا نہیں کہلاتا
بلکہ اس کے خلاف نام نئے الوجہوں میں وہ لڑکیوں کے جڑے کے نام سے مشہور تھا۔ ایسے
بول کا نام ہے کہ وہ سندھ کا پھوڑا ہی لکھا جاتا ہے۔ انگریزوں نے اسے یہی نام دیا تھا وہ بندر
تھامس پارکس کے واسطے یہ واقعہ ۱۸۷۷ء سے پہلے اس کا نام سندھ کا پھوڑا بھی نہیں تھا
بلکہ یہ اس کا کوئی نام ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان جڑے کے نام سے اسے یاد
۱۸۷۷ء میں انگریزوں نے اس پر بحری فوج کی ایک چھوٹی سی چوکی قائم کی اور وہ
۱۸۷۷ء میں آباد ہو گیا۔ پھر ٹھیک اس سال بعد ۱۸۸۷ء میں ایک راستہ وہ ایک ٹھیک سے
اس کا نام پوسٹ قرار دیا۔ آدی اپنی جائیں چھانکے۔ لیکن اس میں جن کے دروازے کو دخل
تھیں وہ جنہوں میں میں بھی بڑی بڑی لوگوں کے ساتھ شہری مسائل سے آگاہ تھے جن میں ان دانشوں
تھیں کہ وہ اس کو ہی بھی تھے جن کی ہائیں بروقت طبی امداد کی بلکہ پر فانی تھے جن میں اس جڑے سے
۱۸۷۷ء میں سدی کی سب سے بڑی لڑی تھی جن میں اس کا نام عرصے تک وہ تھا پھر آہستہ
اس کا نام بدل دیا گیا کہ وہیں بھی کوئی جڑہ بھی تھا۔۔۔۔۔

۱۸۷۷ء میں جڑہ پھر سندھ کی سطح پر ابھر آیا۔۔۔۔۔ لیکن چونکہ اس سے بڑی سطح پر وہاں سے
تھیں اس کی طرف دھیان تک نہ دیا گیا اور وہ اسی طرح وہاں پر اور سرکاری طور
پر اس کے پھوڑے کے نام سے یاد کیا جاتا رہا۔۔۔۔۔

۱۸۷۷ء میں اس کے نام سے یاد کیا گیا۔ پہلے وہ ریت کا ایک بہت بڑا تودہ معلوم ہوتا
تھا کہ وہ بڑی بڑی ٹکڑے آتے تھے۔۔۔۔۔ خاصاً زرخیز زمین معلوم ہوتی تھی لیکن وہاں

ی رہا۔۔۔ اکثر مایہ گیر وہی شب بھری کر لیا کرتے تھے۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ ہوا ایک تقریباً گھنٹہ میں تبدیل ہو گیا جو گھنٹہ کے لئے چاند کے
پھر ایک بار دوسری جنگ عظیم کے دوران میں وہی رہ کر اس چھٹی فٹ کے چیلے میں
تقریباً منتقل کی گئی۔۔۔ اسی دن سے سمندر کا پھوڑا ایک بہترین تقریباً قدرے زیادہ
شہر کی سالانہ قوی تلاش کے لئے اسے منتخب کر لیا گیا تھا آج بھی وہ یہ وہ دونوں کا چکر
معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ شہر سے یہاں تک بے شمار لاکھوں ہونے لگی تھیں چل رہی تھیں۔۔۔
پہلی تو تلاش کے منتظرین کے درمیان بکھراؤ تھا۔۔۔ بکھراؤ تو کچھ تو
یہاں اس ایرے میں تھوڑی تھوڑی نظر سے خاصا ہی ہو گیا۔۔۔ بکھراؤ تو کچھ تو
یہ دن وہاں اتنا دھواں ہو گیا کہ منتظرین کے ہاتھ پر پھول گئے۔

صدا سہل کے درمیان جڑے پر رنگ دور کا طعن سا آگیا تھا شہر کی کوئی میدان رستہ تھی
وہ جس پر رگین برقی قیتے نظر آتے ہوں لہذا بکھراؤ میں سستی حشر کر رہا تھا۔۔۔
صن کی مورچہ متحرک نظر تھی قیتے اور یہ اس وقت کا جڑے معلوم ہو رہا تھا
لڑائیوں کا ہتھیار اتنا دھواں تھا جیسے انہیں یہ رات یہیں گزرتی ہو کوئی بھی
میں نہیں معلوم ہو رہا تھا۔

آج تلاش کا پہلا ہی دن تھا۔۔۔ مگر صرف وہی تقریباً کی طرف سے نہیں مایہ
دلوں اس کے پاس ایک کس تھا مگر بکھراؤ کی نوعیت ایسی نہیں تھی جس کا تعلق ایک
دیکھنے سے ہوتا مگر صرف اس میں دلچسپی لے رہا تھا یہ ایک کہم لڑی کے قتل کا کس
جس کی تلاش شہر کی ایک بڑی پانی تھی۔۔۔ لڑی تمام ہی حالت ہوئی تھی کیونکہ اس
لاش کی شناخت نہیں ہو سکی تھی اگر کس پر ہر نہ تھا۔

پر ہر وہیوں کہ جس شہر کو شہر کے ایک بڑے آدمی کے قتل کی لڑی کے دعویٰ رہا۔
درج کرانی تھی اس رات کو لاش بھی ملی اس لیے وہی کے طبع شناخت میں اس کا ایک
بھی شامل تھا جس پر پانی چھی ہوئی تھی۔۔۔

لاش کے دہانے پر بھی دیکھی ہی پانی پانی تھی۔۔۔ سینے میں حجر کا زخم تھا۔۔۔ جو
شناخت مشکل تھی کیونکہ وہ کسی شہر کا بکھراؤ کے پیچوں کے نیچے آکر بری طرح کھلا گیا تھا۔

تہہ کہ وہی لاش تھا جو طویہ لڑی کے جسم پر بیان کیا جاتا تھا۔

اس کے باپ نے لاش شناخت کر لی لیکن ماں نے نہیں تسلیم کیا کہ یہ اس کی لڑکی ہی کی
ہے۔۔۔ اس نے حکم سرور سہیلی کے پیر شہریت کو اپنی لڑکی راہ کی ایک خاص بچکانہ مثال
اس کے باپ کو بھی معلوم نہیں تھی۔۔۔ پھر کیشن قیاض بھی مطمئن ہو گیا کہ یہ طویہ لڑکی کی
ہے۔۔۔ اس کے باپ کیشن قیاض نے اس کے باپ کو بکھراؤ اسے طویہ ہی کی لاش دیکھنے پر مصر
رہا۔۔۔ بڑی رو وقار کے بعد باپ رو پڑا اور اس نے بتایا کہ اسے بھی یقین نہیں ہے کہ یہ اس
کی لڑکی ہی کی لاش ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ بات وہیں ختم ہو جائے کہ وہاں کے اس راہیہ کو
موت ہو جائے۔

پھر وہ لاش کسی کی تھی اور اسے طویہ لڑی سمیت کرنے کی کوشش کیوں کی گئی تھی
اس کے بعد اس کے باپ کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا کیشن قیاض طویہ کے باپ سے کہہ
سکتا تھا۔

صرف اس کیس میں دلچسپی لے رہا تھا اور چھپا رہا تھا اسی اس کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا تھا
وہ لڑکوں کی سہارا سہارا قتل کا کیس ہوتا تو شاید اس کی طرف توجہ بھی نہ دیتا۔۔۔ کیونکہ اس
کیس کی کیشن قیاض کے فرائض سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اس دن اس نے آگیا تھا کہ کم از کم طویہ کے باپ ہی پر ایک نظر ڈالے۔۔۔ یہاں اس سے
نظر کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا کیونکہ وہ بھی فرائض کے منتظرین میں سے تھا۔۔۔ مگر یہ بھی
نظر کی تھا کہ وہ مل رہا تھا کہ اس کو کاشی معلوم ہو کہ وہ بکھراؤ میں وہی سوجھ بوجھ تھا لیکن
کی طرف سے وقت شہر واپس چلا گیا۔

صرف منتظرین کے آفس سے نکل کر ایک جھگڑاتی ہوئی روش پر آگیا یہاں بکھراؤ فوج
کاشی کی فوجوں کے درمیان رو شمس نکلتی تھی خاصا امر میں اس طرح بکھراؤ کر اپنے
بکھراؤ کے لیے جیسے وہ بکھراؤ ہو رہا اسے کوئی روشنی کے اس طوفان میں رہا تھی بکھراؤ کیا ہوا
تھا۔۔۔ اس وقت اس قسم کی بکھراؤ کی ضرورت نہیں تھی مگر عمران بکھراؤ تھا اس وقت ہوتا
تھا۔

کاشی پر ہر وہیوں کے قتل کے قتل اس کے قریب سے گزرا ہے تھے۔۔۔ اور عمران

کے چہرے پر برسنے والی حلاوت کچھ اور زیادہ بڑھ گئی تھی اسے دوسری طرف جانے کے لیے
تقریباً تین منٹ تک کھڑا رہنا پڑا۔ کیونکہ ابھی تک اس روش سے گزرنے والوں نے
درمیان اتنا حاصل نہیں دکھائی دیا تھا جس سے گذر کر دوسری روش تک پہنچ سکے۔

ابھی تک دو لڑکیاں اس کی طرف مڑیں اور دوسری روش پر آئیں۔۔۔ عروین سمجھا تو کہ
اس کے قریب سے گذر کر شاید آفس میں جا سکی گی لیکن دوسروں اس کے سامنے رک گئیں
”کیوں ابھی حضرت تھے؟“ ایک نے دوسری سے کہا۔

”شاید یہی تھی“ دوسری بولی۔

”نہیں! سو بھڑکی یہی تھی!“

”ہائیں! عروین آئیں پھر کر پڑا“ میں تھا نہیں بلکہ ہوں۔“

”تم نے پچھلے سال کچھ گالی دی تھی!“ پہلی لڑکی بولی۔

”آپ کو کھلا بھی ہوئی ہے اور میرے پاس بھائی صاحب رہے ہوں گے! میری ہی صورت
صورت اٹھ دالے ہیں۔۔۔ خیر اب آپ کیا چاہتی ہیں بات تو سال بھر چلے کی ہے۔“

”کس طرح بیان سے بڑھ کر باتیں ہوں گی!“ جواب ملا۔ ”بیٹے وہ ایک میں!۔۔۔ کیوں!“

اس نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا اور وہ سر ہلا کر بولی ”لہجہ ہے۔“

”لہجہ ہے تو چلے“ عروین لاپرواہی سے بولی۔

”نہیں! انہوں نے گالی نہیں دی ہو گی!“ دوسری لڑکی نے پہلی سے کہا۔

”یہ تو بڑے اچھے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔“

”یہی ہیں! مجھے گالی آتی ہی نہیں۔۔۔ صرف ایک چاہتا ہوں! وہ کیا ہے!۔۔۔ اور۔۔۔“

”اور یہ بھی بھول گیا۔۔۔ کیا کہتے ہیں اسے۔۔۔ اچھا!۔۔۔“ لہجہ یاد آئے گا حرمہ۔۔۔“

”عروین کے چہرے پر حلاوت آمیز سنجیدگی تھی! انھیں کے آثار تھے بالکل ایسے ہی جیسے
داشت چتر! دیکھتے وقت بے ادب جانتے ہیں۔۔۔ لڑکیوں نے حرمہ سے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا۔۔۔ پھر سنا دیا۔۔۔ انھوں ہی انھوں میں کچھ اشد سے ہوئے اور پہلی بولی۔

”تو چلے! تو ہیں! شک نہ ہو گی!“

عروین چلی چلا اس کی جال بھی بڑی سیدھی تھی! نظر آ رہی تھی۔۔۔ لیکن اب لڑکیاں

بہت جلد ہی گئیں۔۔۔ وہ کچھ روٹیک میں آئے!۔۔۔ تلاش میں شاید یہی سب سے زیادہ
پیدا ہو گیا تھا۔۔۔ اور وہ لڑکیاں اسی کام کیوں لیتیں!

”میں تین باجہ! بڑی بھلی تھیں!۔۔۔ لڑکیوں نے ایک قہقہہ کر لیا۔۔۔ جیسے ہی وہ بیٹھے
بہت جلد ہی سلا ہو گیا۔۔۔“

”بہت جلد ہی!۔۔۔“ دوسرے نے جھک کر حلاوت لاپ سے پوچھا۔

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

”میں عروین کی طرف دیکھنے لگیں اور عروین بولے۔۔۔“

"کیا دوسری لڑکی تھیں۔ مجھے میں بولی تو آپ اس طرح قہقہے میں ہیں۔"

"اگرے کیوں نہ قہقہوں اگر نہ کت بھی تو سر پہنچت کھڑا ہو گا۔"

"کیوں؟" پرس اڑانے والی نے پوچھا۔

"میرے پرس میں صرف ساڑھے چار آنے تھے۔۔۔۔۔ بابا میرا پیٹا دیا سارے۔"

"ساڑھے چار آنے؟"

"جی ہاں جب کبھی بیٹا ہمارے چاہا ہوں تو پرس میں اتنے ہی پیسے ہوتے ہیں۔"

لوگوں کے لئے بیٹھ اپنے گونوں میں چور مٹھیں نہواتا ہوں۔۔۔۔۔"

عمران نے اپنے پرس کے بندے میں جو کچھ بھی تھا داخل کیا تھا اس کے پاس سے

ساڑھے چار آنے ہی تھے وہ تیار نہیں ممانا چور مٹھوں میں رکھا کر تھا۔

"تو بھائی کا کرایہ ہم سے واکر والا کے ایک لڑکی نے لیا۔"

"فکر نہ کرنا پانی واکر ہوں گا اس کے پیٹ پر کچھ نہ دے۔۔۔۔۔ قہقہے۔"

شیر کے حامل پر بھی کر عمران نے ایک جیسی ہی اور اراغہ کو داخل حوال کا پتلا

داخل حوال جو ٹکٹ سرورس کے پر سرور جیف آفیر لایا کور تھا۔

لڑکیاں کپڑے کے پھاگ میں داخل ہوتے ہی بڑا میسر۔ واقعی آپ کا کہنے ہے

جہاں نہ میرا ہے۔"

"اب میں روشتی کروں گا۔"

"تو کر کہاں ہیں۔۔۔۔۔"

"میں چمے گھے تو کر چاہتا ہوں کہ سب چلے جائے۔ میں نے تو کر رکھا ہی ہے۔"

ہوں۔۔۔۔۔ کتا ہوٹل سے آتا ہے۔۔۔۔۔ اور مردوں کا ہسپتال میں۔ کیوں کیا خیال ہے۔"

"شدائی نہیں کی؟۔۔۔۔۔"

"نہم نہم لنگی بچی چاہتا ہوں جو فرنگی اور نہم۔۔۔۔۔ بخاری بول سکتی ہو وہ مینیور۔"

لکھ سکتی ہو۔"

"کیوں؟"

"ایک بہت بڑی لڑکی ہے۔" عمران نے گل میں کٹی مٹھاتے ہوئے کہا۔

یہ سب کچھ سن کر شاید تمہاری نظروں میں کوئی ایسی لڑکی ہو۔"

وہی سوال کر اس نے رابہوری میں دو شئی کر دی۔ نیچے پوری رابہوری میں قالین بچے

تھے۔۔۔۔۔ تو لڑکی ہی اور بعد وہ دونوں مدت کا ایک ایک کمرہ نکلتی پھر رہی تھیں۔

"اب بہت بڑے آؤ ہیں۔" پرس اڑانے والی نے ایک جگہ رک کر کہا۔

"ہی کر تو گ مجھے فطی کہتے ہیں اور میں ہوں بھی کچھ کر ٹیک۔" عمران نے جواب دیا وہ

میں شست کے کمرے میں لایا۔۔۔۔۔ پھر جب وہ اطمینان سے بیٹھ گئیں تو عمران نے اس لڑکی

کو جواب دیا۔ میں نے پرس اڑا لیا تھا۔

اب یہ وہی ہے وہی کروا لڑکی کے چہرے پر ہوا یاں اڑانے لگیں۔

عمران کی جس ک خوش صورت عورتیں وہی کی بھی اچھی ہوتی ہوں اچھی ہیں میرا پرس

میں کچھ نہ تھا۔ میں ہے۔"

وہی لڑکی جیت کر کڑی ہو گئی۔ عمران کو چند لمبے ٹھہرتی رہی پھر بولی۔

"اب یہ وہی نہیں کر سکتے۔ کچھ اگر ہم نے شور مچا دیا تو۔۔۔۔۔"

کوشش کروا نہم۔ کچھ رہی ہو کہ کمرے کے دروازے منتقل ہیں۔ ہاں وہ منتقل ہی

ہیں۔ اس کمرے کی دیوار میں ساڑھے پانچ ہیں اچھا اتیر سے جو آواز سنیں گونگ کر رہ جائے

تو بال کر وہ کوشش ہے۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں۔" پرس اڑانے والی نے کھپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہم نہم۔" عمران نے اس کی طرف دیکھ کر پتھر کیا۔

آل نے اپنے ہاتھ ایک سے اس کا پرس نکال کر اس کی گود میں پیٹک دیا۔ عمران نے بڑی

دلچسپی سے اس میں سے ساڑھے چار آنے نکالے اور اسے لڑکی کے سامنے پھینکا ہوا ہوا

میں کر۔"

میں ہوں کی۔۔۔۔۔ واقعی بولی بولی۔"

میں نے انہی دھڑک رہا ہوں کہ تمہیں شاداب مگر بیٹھا دیا جائے گا۔۔۔۔۔ اور ہاں اب مجھے

کھانا کھانے میں نے تمہیں شاداب مگر میں کہاں دیکھا تھا۔"

نہم نہم کی۔۔۔۔۔ وہ ہندیانی انداز میں چیخ کر ایک دروازے کی طرف جھپٹی اور اسے کھولی لینے

کے لئے اپنا پورا زور صرف کرنے لگا۔ لیکن وہ ایک سادہ بچہ نہ تھا کہ اس کے آنکھیں دھڑکنے لگیں۔ بلکہ اس کے اندر ایسا بھرا ہوا تھا کہ اس کا ایک منہ ہی نہ تھا۔ اس کا منہ تو کھل گیا تھا۔

دوسری لڑکی چپ چاپ بیٹھی رہی، ویسے اس کے چہرے پر بھی گھبراہٹ کے آثار تھے۔ بیکار ہے! محترمہ! وہیں آئیے۔ آپ آخر کس بات سے ڈر رہی ہیں؟ "عرین نے کہا۔

"میں آپ کو پولیس کے حوالے نہیں کروں گا۔" وہ اس طرف واپس آئی جیسے خواب میں چل رہی ہو۔
 "بیٹہ جانیے! کیا آپ شاداب مگر کے سوا کسی اور کی ایک استغاثہ نہیں ہیں؟"
 لڑکی دہڑام سے کرسی میں گر گئی۔ اس کے چہرے پر پچھلے کی کبھی بھی نہ تھی۔

"آپ کون ہیں؟" دوسری لڑکی نے بھڑائی ہوئی آواز میں پوچھا۔
 "میں ہاگل ہوں! لیکن مجھے اپنی یادداشت پر یقین ہے۔ میں نے یہ بات قلم لکھ لی ہے۔"
 کیا یہ محترمہ! بیکار ہے! وہیں آئیے! کیا سوال کر رہا اس کو شاداب مگر سے؟ من کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری لڑکی نے بھی اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دونوں کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔
 پھر اس نے اپنے دماغ کی بات بھارت کر دیا۔
 "تمہارا پیشہ کیا ہے؟" وہ اس سے اپنی حالت کو بھی اسی قسم کی تعلیم دیتی ہو گی۔

تمہارا زیادہ محنت کر کے اپنے اغراضات انجام دہی سے نہیں پڑے؟ "عرین نے کہا۔
 لڑکی روٹی رہی۔ "عرین نے دوسری لڑکی سے کہا۔ اب تم بتاؤ تم کون ہو؟ تم بھی کسی شریف کی گھر سے کی فرد معلوم ہوتی ہو؟ کیا میں قلم لکھ کر رہا ہوں؟

"آپ کون ہیں؟" لڑکی نے پھر بھی اسی آواز میں سوال کیا۔
 "میں کوئی بھی ہوں! تمہیں اس سے سروکار نہ ہونا چاہئے اور میں ابھی تمہیں دیکھ کر یہاں سے نکال دوں گا۔" بری صورتوں کا حسن مجھے ذرا زیادہ بھی حجاز نہیں کر سکتا۔
 "شاداب چپ رہو!" روٹنے والی نے کہا۔
 "کیوں چپ رہیں شاداب؟" عرین نے کسی جھوٹی ہوتی صورت کی طرح کہا۔ "نہیں شاداب! یوں! آخر تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟"

لڑکیوں کی جتنی "یہ کوئی سرکاری جاسوس ہے۔" وہ اس سے روک رہی ہو۔
 اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ شاداب بھی بدحواس نظر آنے لگی تھی۔

عرین نے کہا "تم اتنی کتنی ہو کہ تم نے اپنی ساتھی کا نام تک بتا دیا! اگر نام نہ بتاتیں تو شاداب کی جگہ چپ چاپ یہاں سے چلا جاتے دیتا۔ شاداب! یہ نام تو پولیس کی لسٹ پر بھی ہے۔"

عرین اس نے اپنے کاروبار میں شاداب کے چہرے پر دیکھنے کی کوشش کرتے دیکھا لیکن کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا۔ "اگر تمہارا نام شاداب ہے تو میں ابھی پولیس کے حوالے کر سکتا ہوں!"
 "میں جیسے۔" شاداب نے سہل آواز میں کہا۔ "میں اس زندگی پر موت کو ترجیح دیتی ہوں!"

پھر اس نے اپنی طرف دیکھ کر بولی "ناہیدہ! میں اب سب کچھ کہہ دوں گی۔ ویسے بھی بات میں مجھے خود بھی کتنی پڑتی ہوگی۔ ابھی حمیر ضرور جاگ چکا۔"

"میں اتنی ہی نہیں کر سکتی!" ناہیدہ ایک ایک اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کی آنکھوں میں ہنس نہیں تھی۔ وہ چہرے سے شاداب کو گھورتی رہی پھر بولی "میں اپنی اندھی لڑائی میں اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں!"

میں اپنے بھارتی بھائیوں کے لئے بیٹھا چاہتی ہوں! تم اپنی زبان بند رکھو! شاداب! انداز اور ہم اپنی جان بچاؤ۔

"میں میں مجبور ہوں!" شاداب نے ہنسنے لگے۔
 "میں میں ایک ہے!" عرین سر ہٹا کر بولی "حمیر! مجھے حال خیر ہے۔ وہاں باپ بھائی اب کی لڑکیوں پر نہیں کرنا۔ ناہیدہ! شاداب! ناہیدہ! شاداب!"
 "میں تم کو کہہ رہی ہوں! اگر کسی نے میں یہاں آئے دیکھ لیا ہو گا تو..."
 "تو کیا ہو گا۔" عرین اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا ہوا "کیا تمہیں اپنی بدنامی کا ڈر ہے؟"
 "مجھے سے سچا!" شاداب نے اسے مخاطب کیا۔ "مگر آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ اپنی بدنامی میں ہیں؟"

عرین نے اس کا جواب نہیں دیا۔ "میں کب کہتا ہوں کہ میں سرکاری سرکاری ہوں؟"

ہوں اگر آپ..... میں تم دونوں کا دردِ معلوم کروں گا تم مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھیں؟

"جب تو میرا ہاتھ سے کوئی فائدہ نہیں۔"

"فیلا" تائید پر ہنسی

"نہیں میں کچھ نہ بتاؤں گی کہیں خدا بھی بولی تھی یہ سرکاری پاس نہیں ہیں۔"

"خدا کے لئے ہمیں جانے دیجئے" تائید نے رو روپے والی آواز میں کہا "وہیے پر اس عمارت کے حرم میں جو سوال جا رہے ہیں..... رحم کیجئے۔"

"تم ٹھیک مگر کے ایک گرو اسکول کی نیچے ہو۔" عمران نے پوچھا

"کی ہاں مجھے اس کا احترام ہے۔"

"وہیں کہیں تھی کچھ ملتی ہے۔"

"ایک سو میں روپے..... اس میں ہر وقت نہیں ہوتی..... پانچ چھوٹے بھائی ہیں اب انہی میں سے آج کل ٹھنڈی بھی نہیں ملے پھر تاجے کیا کروں۔"

"کیا تم لوگوں کے ساتھ ان کے گھر بھی ملتی جاتی ہو۔"

"کی نے اس کا جواب جلدی نہیں دیا..... وہ چند لمبے خاموش رہی پھر سر جھکا کر مرنے لگا

"آواز میں بولی تھی ہاں۔"

"میں سمجھا۔" عمران سر ہلانے لگا "مگر اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے کہیں کسی سرکاری سرافروزی سے ڈرا جائے۔ اس خبر کی بھڑکی ہوئی تھی اس حرم

درستی کلمہ کلا کرتی ہیں۔"

"جی ہاں..... م..... مگر میں جانتی ہوں..... اگر اسکول کے ٹیکہ خوری کو اس کی دعا ہو مکی تو ملازمت جاتی رہے گی..... بس اب رحم کیجئے....."

"تم تو اس طرح بیگروں کا لٹی ہو گی اب خدا کہیں ایک سو میں روپے کی ملازمت کی

ہو تیری غیر فخری ہی ہوتی ہے۔"

تائید پر کچھ سوچنے لگی..... فیلا کے چہرے پر آنکھوں کے آئینے تھے اور اب وہ زبانی

نہیں معلوم ہو رہی تھی..... تائید نے تھوڑی دیر بعد کہا "کل جب میں یونیورسٹی میں تھا

جب تم تھیں کی سی باتیں کرتے تھے..... کوئی بہت بڑی حقیقت چھپا رہی ہو! تم مجھے

جانتی تھی کہ میں اب آتی تھی..... لیکن اب مجھ کو کیا میں اسحق ہوں....."

"میں ڈرنا تھا۔" فیلا اٹھلائی "تم تو شرمناک ہو کر کے بھی بیٹا ہوا ہے جانے دو! میں

بھی حرم کی اس کی اندر میں رو کر مر جائے گی۔"

"تم یہاں رہو گی۔"

"ہاں اس حرم میں گی مجھے بہت سی کہانیاں یاد ہیں اگر کہیں ان سے بھی خیر نہ آتی تو

اب یہ سن کر۔"

"پھر تو تم جانتی ہو۔" عمران نے تائید کی طرف دیکھ کر کہا "لیکن جب کبھی میری مدد کی

دست گزشتہ ہو اور اس منزل کے پھر ایک خطا دل دیتے۔"

عمران نے اندر کر دھکے کھولا..... تائید اٹھی لیکن فیلا بدستور ٹھہری رہی اور ان سے ہی

پھر وہاں خود خود پتہ ہو گیا۔"

"جب وہ آئے سے مجھے اتنی ہی تھی عمران نے پھر وہاں لے لے کر میں پوچھا "کیا کہیں

اس کی ضرورت ہے۔"

"نہیں" تائید نے ر کے اخیر جواب دیا اور تھوڑے لمحوں سے پھاٹک کی طرف جانے والی روش

نے اس کی..... عمران اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک کہ وہ پھاٹک سے نکل نہیں گئی۔

"اس کی کہیں میں وہیں گیا فیلا ایک آواز میں گری پوچھ رہی تھی

تھی..... وہ وہاں خود آواز میں نکلتی۔"

"نہیں..... میں میرے لئے کم ہیں۔" عمران نے بھی راگ جانے کی کوشش کی

"مجھے کچھ بھی یاد ہے۔" فیلا سیدھی ٹھٹھکی ہوئی سمجھ گئی سے بولی "مجھے اپنی حقیقت سے

خبر تھی کہ بہت چالاک معلوم ہوتے ہو اس میں کہیں باطل کا ڈھنک بھی تھی۔"

تائید نے خدا نہیں کیا تھا میں سرکاری سرافروزی میں اور ان میں وہیں خود کو اسحق ظاہر

نہیں کیا تھا کہ وہاں۔"

"تم اس سے حقیقت پہلے سے بھی کچھ جانتے رہے ہو۔"

"نہیں۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

جیسا کہ مضمون سے مراد ہے وہاں عوامی سبب بجا رہا اور جیتنے والے نے یہ غلطیاں سمجھ لی ہیں۔
پھر اس سے سوئے کے لئے سروس کی کسی قسم کی کٹوتی کی جائے اس سے پہلے ہی اپنے دعوے پر
مبنی ہاتھ جو حقائقوں کا۔ یہی اہم ہے۔

۱۲۔ اے بی بی جو میں نے اپنے پاس رکھی تھی، یہ تو کی بھری ہوئی تھی۔

[illegible][illegible]

وہیں سے تیر ہفتوں بعد اسوں کے حلقہ شہر تہی رہی وہ کہیں دیر
 دہے ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر وقت اس کی رون شہر پر منڈ لائی رہتی ہو
 کی بیکرٹ سر اس کا جھوٹا کھنکھاسی کی وجہ سے یہ تھا

جو یا تا کہ وائرس بی بی پی، آئی ایم وی ایس
آؤور سے کوئی بوڑھا خراسا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مگر تو جو وہ اپنے دل کو سمجھن
تو یقیناً بیلوٹی ہوگی۔ اور۔ لوی پر رھا آدمی اتنا پھر بتا کر رکھیں ہاں ملکہ

[illegible]

میر نے گزری کی طرف دیکھا ایک بچہ چلا تھا اس نے جڑی تیزی سے جھپٹ کر چلن
توڑ دیا۔ یہ بچہ کچھ اتار چیب میں ڈالا اور قیمت سے نقل کر دالیں منوں کی طرف روایت
اور کھل چلا وہیں تھی۔ سر کیس قریب قریب سماں پر چلی تھیں اس لئے اس نے خطرہ
نہیں لیا۔ اس وقت اس نے جلدی تھی۔

پیش حوالہ ہے چند ملاحر ہی اس سے کارواگ دی لود پیدل عی و انش طوں کی طرف
 سے چانگ بند نہیں ملا کہہ ٹریس اگر میرا تھا اچانک کسی نے پیچھے سے اس
 سے ٹک چکے

شراب نہیں رہتا۔

"یہاں شراب کا نام دینا بھی حرام ہے۔"

"تمہارا کیا نام ہے؟"

"چندر۔"

"چندری معلوم ہوتے ہو ان کوئی بھوکہ توں شراب کے حلقہ ایک عتبات نہیں
سکتا۔ اگر تم میرے لئے شراب مبارک کو تو میں دست نہیں گزروں گی۔"

"شراب کی عادت تک مسموم ہے۔"

"تب پھر تم مجھے یہاں رو۔ بھی نہیں جئے۔"

"اچھا تو پہلی حالت۔ عرصہ دیکھ پھیلا رہا ہوں۔"

"ان کو چار دروازے ہیں انہیں سمجھنا ہے۔" چلے جئے گی۔ مگر یہ لمبی سی سہولت تھی۔
معلوم ہو تھا جیسے یہ وہ کسی شہین سے تھی ہو۔

میں ان کے۔ یہ لاؤ کرے میں نہیں رہا تھا۔ ایک بار وہ ایک دروازے سے قریب ہوا۔
اسے صوبہ ہارنگل آباد دروازہ پر بدبو تھی۔ اس سے گھوم پھر کر پانی کے دروازے کا
یاد پڑا۔ وہی برآمدہ۔ میں نکل آیا۔ یہاں سسوں پڑی تھی اور بھیڑیوں کی بھائی بھائی۔
علامہ در کوئی اور نہیں تھا۔ اس سے ہی تھی۔

وہ آواز نہ سن سکتا تھا۔ وہاں کچھ بچے ہڑ کر عادت کے حلقہ سے کی طرف
پڑا تو سوری اور یہاں بھی ظہور۔ وہ دروازہ صوبہ دروازے پر پہنچ گیا۔

سے کہیں بھی کسی۔ یہی ہی صوبہ کی کامیابی نہیں ہو تھا۔ اس سے جوتہ
کرے کا دروازہ صوبہ لیکن دوسرے ہی صوبہ میں دروازے کا کھانا تھا۔ وہاں سے
تھی۔ وہ وہاں سے نکل کر تیر کی طرف پہنچنے کے پہاڑ پر گیا۔ مگر وہاں تو نہ
کی۔ یہیں بھی نہیں تھیں۔ اس سے وہی نہ۔ انکس۔ یہاں ہو چکی تھی۔

"شام۔" وہ آہستہ سے بولتا رہا۔

(۳)

دور۔ صبح تھیں۔ یہ ہے انہی صوبہ کھیل چکی تھی۔ اس کے قریب پر وہاں رہے
تھے۔ وہاں۔ یہاں میں دن سے میرا حاصر تھا۔ چنگ پڑے ہی چلے اس سے ابھری
ہوئی۔ یہاں کھڑی ہو کر گشت۔ رات کے سارے واقعات یہ ایک کر کے یاد آئے
تھے۔ اس سے یہاں دست غلطی کی تھی۔ ایک میں ہر دو غلطیاں پہلی غلطی تو یہ کہ اس سے
جہ سے یہاں۔ یہ بات کھل پڑ چکی تھی۔ ظاہر ہے کہ مجرم جو کو جس منظر میں رکھا۔ بڑی
نہیں تھا۔ جیسے جہاں سے کسی ایسی غلطی کا وہ کتاب۔ ممکن نہیں تھا۔ جس سے اس کی گردن
میں جان پڑا۔ ستر کا یہاں۔ نہیں کی اور کچھ سے شہلا کے حلقہ اطلاع دی ہو گی۔ اس سے
سے حلقہ شہلا سے صوبہ پر چھتا چھتا تھا۔ یہاں دوسری غلطی اس کی ہے احتیاطی تھی۔ اس سے جوتہ
ہو۔ اس کا شہلا اس طرح کیا تھا کہ شہلا اس سے واقف ہو گئی تھی۔ یہ وہی کہتا تھا
۔ شہلا سے۔ "معلوم ہے" اس کے ہاتھ میں صرف دو کارڈ تھے۔ ایک تو چار سٹکس
۔ دوسرے دو دروازے۔ یہاں اس کا پڑا اسے معلوم تھا۔۔ مگر یہ پانچ سٹکس نہیں تھیں۔ وہاں
جوتہ کی ان کی کچھ سے باہر تھا۔ یہ بھی گردن ہی پھنسا لئے وہی بات تھی۔

جوتہ اس سے ہی۔ اس سے تھیں کا سلسلہ شروع کر پڑا۔ پانچ سٹکس میں شہلا کے
سے جوتہ۔ یہاں سے ایک دہانے کا نظارہ۔

یہاں۔ "مگر چندر۔" میں کی دھوم مارے حلقہ میں تھی۔ وہاں اور طاقت کا ظہور ہو
تھا۔ وہاں وہاں تھا کہ اس میں ظلم مٹا سوں کی کڑواہٹیں اچھائی جاتی تھیں۔ ہر طاقت کا
میں اس کے کہا سکتا تھا کہ صوبہ کی پر کسی لگولی بندہ اس کی کھیل کی تصویر ہوتی تھی۔
میں نے اپنے اپنے حلقہ میں اس کی کھی لوتے پانچ کہاں تھیں۔ اس کے نام سے میں اسے
۔ اس کے نام سے بھی تھا۔ اور اس سے ایک نام کے NONSE NSENOVEIS کے طور پر
۔ وہاں خود اس کی تصویر۔

اس سے ایک پہلی نظارہ۔ یہاں "مگر چندر" نے۔ وہی طرف رہا ہو گیا۔
"وہی شہلا۔" تھا غریب۔ یہاں میں تو ہی مختلف قسم سے کاموں میں مشغول تھیں۔

ترے تھے

"قریب یہ اسم یہ لے کر اس کو نوکا"

"میں میرا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں" "میرا لے کر چل دیا"

"یا کام ہے"

"نہ کچھ بھی نہیں ہے" "ریوڑی ٹپکے گا" "میرا لے کر چل دیا"

"میں نہیں کا" "اس سے کچھ"

"کوہ کار" "اس سے جا کر بہا" "میں نے ایک بہت بڑا گھر ملنا چاہتا ہے"

"جب" "وہ آدمی اس کی حالت کچھ اچھی نظر آ رہی تھی کہ اس کو لایا اور اس سے بچے سے لیا"

دیکھا ہو بولا "یا بھائی"

"میں مدد"

"وہ دیکھا" "یہ بچے کے کمرے کی طرف چلا گیا" "میرا لے کر چل دیا"

"نہیں آتا تھا تو آدمی میرا لے کر چلا گیا" "میں نے دیکھا کہ آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"تو یہ دیکھو" "میرا لے کر آتا ہے"

"یہ ایک بہت بڑا گھر ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"تو یہ دیکھو" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میں لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"یا یہ" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"یہ دیکھو" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"تو یہ دیکھو" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میں نے دیکھا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

"میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے" "میرا لے کر آتا ہے"

سے اپنی کہانی کے سہولت دے، لیکن میں قہر میں سے کٹ چھٹ کر رہا تھا۔
 آپس میں سرگوشی کر کے لگے ادا عمر میں نے اندر سے میرا سلوم وہ تھا جس سے وہ
 تھوڑی جبری۔ ہوا وہ چاروں اس کی کے اطراف میں کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے اور
 چوبیس کرانوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھنے لگا

”اگر میں نے کام سے ہاتھ رکھ کر بولی“ کہو دوست کا کیا شک میں۔“
 ”لو“ عمران سمجھتی ہوئی اس کے ساتھ وہ ”مجھے یاد ہے کہ میں نے یہ
 کہیں دیکھا ہے۔“

”مرد دیکھا ہو گا“ لڑکی نے بڑے بڑے ہونے لگا پائے نہیں لگے۔“
 ”اگر ضرور ضرور۔“ اسے بھائی صاحبہ اسے بھائی صاحبہ اس کے وہ وہ وہ
 وہ سے لپکا ہے اس کے ہاتھ پر کرنا تھا اور کس کے لئے چائے ہو گا
 آرام دے کر وہ نہیں امتوں کی طرح دیکھے گا
 ”ہاں لکھ رہے تھے۔“ لڑکی نے پوچھا

”میں اساتذہ فکر ہوں۔“ اس نے سر جھکا کر بڑے شرمیلے انداز میں جواب دیا
 ”بچے۔“ آپ کو یہ کیا کہ آپ سے نہیں کہیں دیکھا تھا ایک آدمی نے پوچھا
 ”نہیں یہ تو ہمارے مری سے کہہ سکتا ہوں کہ کہیں دیکھا ضرور ہے۔“
 ”آپ کا نام کیا ہے۔“ لڑکی نے پوچھا

”ابن جہد“ آپ کو میرے ہم پر ہنس گئی۔ ”مگر میں جہد سے پہلے آدمی ہوں۔“
 شرمیلے مختلف قسم کے پردوں کا ذکر کرتے ہیں لیکن چارے چارے کا کوئی نہ لگتا
 یہ حال ان کے چارے کا کہ ”میں یہوں میں بھی آیا ہے۔“ چارے میں ان کے ساتھ ساتھ تھا
 ”تو آپ صرف چارے ہو چکے ہیں۔“ اس نے ان کیوں لگا دیا

”نہیں کل میں ہی چالو ہے۔“ عمران نے دھڑکنے سے انداز میں کہا
 ”نہیں صرف چارے۔“ لڑکی نے عجیبی سے کہا ”تم سو فیصدی چارے ہو۔“
 ”ہو گا ہوں۔“ وہ اچھا لب بھر دیتی ہے ”عمران اچھا ہو گا۔“
 ”میرے چائے تو منگوانی تھی۔“ لڑکی نے کہا

”چارے میں اچھا وہ نہیں دور لکھ گیا ہے۔“
 ”اگر۔“

”جی میں سے چائے کے لئے کہا تھا میں سمجھا تھا شاید میں سے لائے گا۔“
 ”وہ میری تھی۔“ اچھا میں نے محسوس کیا کہ لڑکی اب کچھ گھبرائی ہوئی ہے۔
 ”اب میں کی طرف دیکھ رہی تھی۔“ لڑکی کی طرف تھی وہ تھوڑی دھڑکی لکھ کے
 ”خیر میں ہر روز لکھ لگتی تھی۔“ لڑکی نے ایسا تھا جیسے وہ تھی وہ دیر میں یہ بھی بول گئی ہو کہ وہ
 ”نہیں میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی

”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی

”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی

”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی

”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی
 ”میں نے لکھ لگتی تھی۔“ اس کے ساتھ میں آدمی اور بھی تھے دوسری تھیں ان کے ساتھ یہ تھی

ہاں! مگر میں اپنی اس طرح ہوا جیسے کوئی اسٹاپنگ شاکر دوں سے حکم ہو
وہ مل لایا اور عمریں نے اس کی قیادت کی پھر تینوں کی طرف ایک چڑھ کر
مگر بہت اچھا ہوا اٹھ گیا

”مجھے تھا شاید چھڑکی قوت پانچویں پر مل جانے کی مگر اسے بھی یوں
دراصل اس لڑی ہے غصے میں پر کیا تھا۔ مگر یہ بظاہر کوئی ایسی حالت تھی
جس میں اس کی ہڈی اس لڑکی کی طرف سے کسی قسم کی تشویش نہ تھی۔ ایسے
مگر چل رہی تھی۔“

”جس میں اس کی بھی نہیں تھی۔۔۔ فی الحقیقت وہ خود بھی اس بات کو نہیں سمجھتا
بھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔“

اس کی اسے پوسٹ بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ مگر اس کے غصے میں اس کی
ضمیمہ۔۔۔ اسے جتنی قہار کہہ سکتے ہیں۔۔۔

عورت نے بتایا جس نے سر پر شاید موتی سیڑھی تھی۔ اس سے وہ اسے طرہ بھی کہہ
سکتا تھا۔۔۔ مگر اس حیات میں اس طرح کچھ ہوا تھا کہ جس کی چٹائی۔۔۔

ہوئی مجھ پر ماحول اور دفتر میں سے نکل آئی تھی۔۔۔ اور کئی پانچوں سے کورتے وقت
ایک دوسرے سے گرا رہے تھے۔ مگر اس کو اس جیلا کا احساس بھی نہیں تھا۔

”تھانے رگڑا۔۔۔“ اس کا چہرہ ابھی تھا کہ اسے کچھ سرخروائی کے
کیپٹن داس سے اس لڑکی کے حلقہ پر اور بھی مصلحت فراہم کرنی چاہیے جس نے اس
بعد پہلے شام پر جان لی تھی۔

”ایک بیک کال ہو تو میں تم کو بھی کر دوں۔۔۔“
کرتے تھے مگر یہ بھی اسے لگا کہ اس کے مگر میں سمجھ دو نہیں تھا۔ اس وقت
اس نے سوچا کہ اس کی فکر تھی۔

”میں نے تو تم سے پہلے یہی کہا تھا کہ اس کی فکر میں اس کی کچھ میں نہیں
کہ اسے قہر نہیں ہے۔“ اچانک اسے لگا کہ اس کی فکر اسے کہاں لگا۔

دوسری طرح اس سے چپک کر روکتی تھی۔
”میں نے پچھلے لگا۔۔۔“ مگر چل رہی تھی۔

”میں نے تو اس نے وقت نہیں بڑھا دیا تھا۔۔۔“

یہ جاکر آ رہی تھی اس کے سر پر اس کا ہاتھ تھا۔۔۔ کچھ اہمیت ضرور دی جاسکتی ہے
یہ کہ یہ پھر اس طرح سے کارب کرتے؟ اس نے سوچا ساتھ ہی اسے۔ باب بھی یہ
ہو گیا تھا۔۔۔

”میں نے تو اس نے سوچا کہ اس کی فکر میں اس کی کچھ میں نہیں
پچھلے پچھلے میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں
اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں اس کی فکر میں

"پھر ۱۹۴۰ء کی آگ ہوئی۔ پھر اس کی آنکھوں میں ایک خوشنودی چمک اُڑی تھی
 "میں دراصل کم تک پہنچتا تھا۔ مگر اس سے سر جھکا کر شرمیلے لہجے میں کہہ
 "تھا۔"

"بہت کئی کئی عرصے سے تمہیں دیکھا ہے۔"

"نہیں آپ۔ کیا شامت آئی ہے؟"

"مجھے بھی موقع تھی۔" مگر اس نے غصہ کی سانس سے گرا ہوا سر مٹھو ہوا پیش کر دیا۔
 "پھر وہاں۔" مگر اس کا ہاتھ پتھر کو تھک سے ریوہ کاٹل گھس گیا۔"

"ہوش میں ہو جائیں۔ ہم وہی پرے ہیں۔"

"کس ہم میں تو بہت پرانے تھے۔ اگر یہ بات۔ ہوتی تو ہم ہنگامہ مگر قیامت۔
 "میں یہاں اس جگہ بھی تھا۔ یہ سچا جی سچا کر رہی ہیں۔"

"نہیں۔ وہ۔ جہاں میں یا تم سے کڑوا ہوں۔ اب سے راز کو دیکھو۔ پیش کرنا کرنا۔
 تو تمہیں شہنشاہی سے بددیست ہو گا کہ میں کیا آؤں ہوں۔"

"تمہارا ہوا غریب ہو گیا۔ اگر آپ میرے پیچھے آئے تو میری بات نہ کہے۔"

"حیرت نہ لیں۔ یہی تو گھر میں کہاں ہے؟"

"ہیں گھر میں۔"

"مکمل ن کوئی۔ جو پچھلے سال میں سے تمہاری نقل میں اسی تھی۔ اس سے بعد غریب۔
 مکی قسم۔ ساری ہو میں جتا ہوں۔ یہ رشتہ ضرور ہو گا کہ تمہارے اہل بیت کو اب بھی ملے۔
 "میں جتنی ہوں۔ سچ ہو جاتا ہوں۔ اس سے بہت بڑا ہو گا۔"

"کیا۔ ہو گا؟" دراصل وہ اس کی اپنی کائنات کو بھی اطلاع دے گا کہ تمہارے
 "مکمل ہو۔ دیکھو۔ دیکھو۔ ہو جائے گا۔ یہاں تک جائے گی یہاں۔ جس جا ہے۔ آؤں ہوں۔
 "نہیں۔ بگڑے گا۔ میں اس وقت پر وہ ہوں۔"

"تم یا چاہتے ہو۔" لڑی سے کہنے لگے۔ لہجے میں پچھد

"وہ تمہارے گھر کا پتہ تاکہ مجھے بار بار دفتر کے پتہ پر لگے پڑے۔"

یہ چند لفظ سوچتی رہی۔ پھر اپنے پاس سے ایک دیرینہ کارڈ نکال کر دیا۔

"میں کل صبح اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

"مگر وہاں۔" لڑی نے اٹھ کر روٹی۔ "تمہارے پاس ہے۔"

"جب تک تمہارے پاس نہ ہو۔" پھر وہی اس کا ہاتھ پچھتا۔ پھر وہی اس میں سے
 "میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"
 "میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"
 "میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"
 "میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

"میں اس سے شکر ادا کرتا ہوں۔ میں اس سے تمہاری شکل بھی دیکھوں گی۔"

گھٹو کرنے میں بڑا کام ہے۔

مردمت ہشتادے آگے چھ کر عمر کو جاوید عید وادی طور پر جو پانچویں طرف میں چلی
"نہیں پھر میں اور دوست" مردمت ہشتادے کی سے شامے پر ہاتھ رکھ کر کہہ

"پھر نہیں سوچا۔ ہاتھ کو ہاتھ میں کیا کہتے ہیں" عمر کی سے سزا کر بوسہ دید ہ

جو یہ نظر پڑتے ہی بولا "تو میں سوچا"

"جو یہ" جو یہ سے اس امر کا کہ جس کی

"تو وہاں کچھ گا" ہم مجھے پیشانی طرف پڑتے ہیں اور میں یہ دوست

ہوں "آپ دو گوں کی اہمیت کیا ہے" انہوں سوچ رہے ہیں۔

"یہ بہت بڑی بات ہے کہ تم انہوں کو بچاتے ہو" "مردمت ہشتادے" ہاتھ شامے

میں تم ہی آدمی ہو جسے ہم اہم ہے۔

"اس میں میں کیا ہے مردمت ہشتادے"

"ہشتادے نہیں ہشتادے"

"یہ ہی بات ہے" میں تو یہاں آئی ہے "عمر کی سے لاپرواہی سے رہا ہلا

"ہاتھ تو ہی وقت مقرر ہوئی جب تم کسی سے اس کا تہ کر رہے ہو"

"نہیں میں سے کسی کا تہ رہا اور اس کا وہ نہیں گا میں اسے کانٹوں"

"تم تہ رہ کرے لچہ وا" کہا مڑ ہوتا ہے تہہ وا"

"مردمت ہشتادے" جو یہ سے سے غائب یا "اس جگہ تھی دو غصہ سے کاروبار"

"جب تک بظاہر عمر میں آپ دو گوں کی حیثیت۔ میں جانتے۔"

عمر کی سے رہا کر معلوم کچھ میں کہہ

"چھ دوست پر تم کی یہی ہیں" "مردمت ہشتادے ہوتا ہے چھ تہہ وا" جو یہ

پلے کی تو عمر کی سے تھا "یا جہاں ہے" اس سوچ میں کافی ابھی رہے گی۔

"نہیں شریہ" "جو یہ سے کہنا اور آگے چھ گئی۔

وہ جاتی تھی کہ عمر کی کا سب میں کہہ گا اس کی دھت میں سے اس کا عمر کی۔

وہاں گا کہ بوسہ ہو اس سے میں ہلا رہے تھے

نہ جگہ وہ سب تھے۔ میں کی نہیں گھٹو کا، مصلیٰ تھا وہ شیدا کا پتہ لگائے میں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ عمر کی جو یہ ناخبر و اور اور مردمت ہشتادے علاقہ اس کی کو میں ملا

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہیں کیا گیا" وہ سب ہی اسے بچا کے تھے نین اس سے متعلق اس کی

نہ جگہ وہ سب تھے۔

"سب میں داخل جانا چاہئے" عمر کی سے کہہ

جو یہ سے ملا وہ سب سے اس سے خالق یا جو یہاں کا خیال تھا کہ وہ اس وقت تک غصہ سے

جب تک مائش کا خاتمہ ہو جائے عمر کی نے اس سے بھی میں کہنے کو کہہ۔

"نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

نہ جگہ وہ سب تھے۔ "نہ جگہ وہ سب تھے۔" "عمر کی سے" "ہم نے یہاں کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں

وہ کافی فی چسپاں لیتی رہی۔ ساتھ ہی اس کی فکر بھی چاروں طرف بھٹکتی پھر کر قریب
میں اور جنوں خوش خوش چڑھ رہے تھے۔ نظر نہ رہے تھے اپنا تک اس کی نظر ایک آدمی پر پڑ گئی وہ اس
کا دل دھڑکنے لگا۔ "کی بھی ایسی تھا جس پر ایکس کو کا حیران ہو سکتا تھا یہ قریب آ کر یہ
جس کا جیسو وہ ایکس کو کو کھنٹی تھی ایسی ایکس کو کی جیسی تھی۔ اس نے اپنے اس میں طاری
تھی! پھر وہ سارے واقعہ پر، "شاید پیشانی پر، "عکس ہوئے میں دوئی ہوئی کی اس پر سحر
پڑے۔ اس نے ایکس کو کے علاوہ کسی بقیہ کو نہ دیکھا۔ وہ آدمی مایہ

دو حیات میں کھو رائے کھورتی ہی بار بار اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ جیسا کہ میرا
 ہو۔ اس سے سوال رہا۔ اس سے پوچھے کہ یہ وہ اس کا ہے۔
 پھر وہ اس وقت پرانی شب پر حلقہ تان بیٹھ نکلا۔ وہ اسی جیسا کہ
 رہا تھا۔ جو اس سے مل گیا۔ وہ اس کے لئے تھی۔ اس کے لئے تھی۔
 اس کے قہقہے سے یہ "دار" سے گا۔

نہ دے رہی تھی۔ اس سے علی محمد میں اس کے رتی ہڑکی تھا ہو گئی۔ یہ کہہ
وہی آئی تھا ہے اور بہتوں میں ایسے تو مجھ کو بھی سمجھا ہی نہ تھی۔
”یا آپ مجھ سے بات چیت کیا کرتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔ ”اے بھلا
کون سا آدمی ہے؟“

[illegible]

"پڑھیں گے پڑھیں گے" چاروں طرف سے آواز پہنچ رہی تھی۔

میں نے کہ جو یہ جلدی سے ہوں "تسک" جانے، دیکھتے اس کی خواہش تو وہ بہت نہیں پڑھنا
"پہ کا بہت بہت شکریہ"

پس حق و کون کی رحمتوں کی وجہ سے عتو سے سرکشی سے لگے ہیں! اس سے جواب دینا
کہ میں نے وہ دشمن پر مینا بھٹکیں بھاغی، یا خدا پہلے دو گھر رہا گاؤں لوگ اس سے پیچھے
رہے تھے

میں یہاں سے اٹ جاتا ہوں۔" جو یہ بات کہی، وہ بولی۔

”جیسی آپ کی مرضی! یہی میں خواہی رہا ہوں کہ اس کے دوسرے ساتھی مہمان بھیج کر وجود ختم نہیں مسئلہ کا مشورہ دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ سائنس کے بارہا سے میں چاہتا ہوں۔“

”نہ کہیں، یہاں جاؤ گا۔ اب کم ہوتا ہے کون جگہ مل نہیں ہے۔ پہلے یہ میرے گھر میں
 سے کم ہوتے تھے۔ اب نہیں بھی پریشان کرے گے۔“ آپ شاید اطمینان ہیں۔“

”کہا: ”آپ کی شریعت ہے، مصلحتی اور سوکھیں لڑکیاں اور بی بی لڑکیوں
اور بچوں کی ہیں۔ انہیں آپ اس شریعت میں قریب قریب شریعتی مصلحت
تہ ہے جس میں صرف آپ کے لیے ہی ہے آپ کو غیر ملکہ سمجھاؤ۔ اچھا چلے۔ میں آپ کو
صبر رکھاؤ۔“

”سینہ پرت قلب کی۔“

ان کی فکر۔ مجھے اور آپ کو شکایت ہوئی کہ یہ بھی میں میں آپ سے ساتھ
میں کی تھی۔

مکتبہ پر سے ایک لمحہ بھی ہٹے نہیں ہو، شہر کی طرح شہید بھی۔"

ہاں چہ رہے تھی کہ مراثی کے بھائے سے نکل آئے۔ پھر بھی آنے جانے والوں کی
 ایک خاص جگہ تھی جو اس کا سلسلہ گھاٹ تک تھا۔

میں نے یہ قریب ہی سے کہا "نہی تھا" اور میں چار "آئی جی" کے ساتھی پر غور کر رہی تھی۔ یہ صرف ہسٹنڈی غنیمتوں کا ساتھی تھی۔ میں دو آرمیوں کو بچنے لگا تھا۔

دوسری شاخہ عمر میں ہی لڑکوں کے مکان کے سامنے موجود تھا جس سے ماہیت کا سفر
کے وقت میں عاقبات ہوئی گئی اپنے اس سے یہ تصور کرے گی کہ شش کی تھی کہ وہ کب
سجود ہو جائیں۔ شاید وہ کسی حق سے انہیں تک پہنچی گئی انہوں نے وہی کی اور میں
یہ حلقہ خیر کی مطلوب فرم۔ میں وہ ملک تھا جہاں تھی چھ پڑا سکوں سے اس
شامانی نہیں تھی کسی کوئی اس سے ملنے کے لئے نہیں تھا۔ وہ راتیں گھر کی چاندنی
پڑا سکوں کا پہلی تھا کہ وہ بہت عرصہ ہے کسی کے تاج تک سے وہاں لباس میں نہیں
تھا۔ سردیوں میں چلوں اور جوئے کی چیلے پہنچی تھی اور گرمیوں میں قمیض پہن
چلوں میں بھی۔ بدتریش کی نہیں ہوتی تھیں!

ہیک چہ بیجہ "مکھ کی طرف اتنی تھکائی دیا مرقوں سے آگے نہ کر اس کا دستہ
 کیا" لیکن "مرقوں کو دیکھتے ہی تیرہ کعبہ کی مٹی

”بائیں“ ”میریں“ — ”نچا“ ”جلا“ ”مردی“ ”کتوں“

”یہاں تمہیں جانتے ہیں“ اسی نے خود کو سنبھل کر کہا ”بھڑے کہ چپ چپ پتہ“
 ”ہند جانا میرے لئے کوئی دیکھت نہیں دیکھا سمجھیں“ لیکن اب تمہیں ورنہ
 پڑے گا تم شاہد میری باتوں کو نہ مان سکتی ہو“ تمہیں یہیں نہیں آئے گا۔ شہر
 رات یہ منت کے لئے لگی تھی۔ رات بھر تھوڑی باتوں کے خیر و شر
 میری ہڈیاں لگتی رہیں اور آج صبح سے ہی میں نے سہارے ملائے ہوئے تھا۔
 تھا۔ اس وقت میرے پاس قلمی اطلاعات ہیں کہ خدیجی پتلا۔ اب آخری بار چاہا
 کہ پانچوں پہنچاؤں کے لئے اس شہر سے نہیں واپس چلی جاؤ۔

”شب ایسا تھا اسی سے جو اس وقت تک پہاڑوں کے چوٹوں پر“

پشت پورنگی جو وہ لکھیں جھپکائے جھیر پر تک عمریں وہ بختی ہی بچے تہہ
ہوئی عمریں کے پاس وہاں تھی۔ عمریں کے اسے بولنے کا موقع دئے جھیر نہ

١٤٢٥

”میں نے سنا ہے کہ اس کی اطلاع نہیں ہے کہ ہم جی رقبوں کے مریض“

تقریباً ۱۰۰۰ کیلے "مسلم" سے ۲۲ تھیں

”تو تو خود کشی کیسے کرے گا؟“ اس بات پر حیران ہو کر وہ اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا، ”میں تو تو خود کشی کیسے کرے گا؟“

”نویا یہ معلومات مجھے صحت حاصل ہو میں جس اب گڑبگ سے دل بھی تھک رہا تھا۔“

۱۰۔ ایک - اس کے لئے مجھے سب سے زیادہ ہنگامی کام ہے۔ ایسا مظلوم ہو، ہاتھ بٹاؤ۔

میں میں قل تک اور انتظار کروں گا" عمران پڑھتا اور صبح ہی تھا کہ دفتر سے سامنے
 یہ خبر آئی کہ "مگر تم نے میرا کہنا ہی لیا تو پھر تم بھی مجھے اپنے قریب نہیں لےو
 گے" اس کی صورت میں کیا ہو گا یہ تم خود ہی سمجھ سکتی ہو اور ایسے قصہ میں شرکت
 سے ہر سان میں نیچے کر میں یہ بھی ہلاکوں کا کہ تم ہر مومن اور مسلمانوں کے ایک گروہ
 کو حق یعنی یہ

”اب میں پتھر نہیں پھینکے گی،“ بھرہ کرتی ہوں!“

جہاں کہ "عمر میں فتہ۔ دھڑکی اس راہی کے لئے م

مجھے ہو سکی تو لے لے آئے ایک

یہ سب کچھ غمک کھانے سے "پہلو سترا" کمران سے اس کی طرف مڑے ہیں
تو انہوں نے چلے ہو ایک کچی میں مڑ گیا

(A)

جعمری سے جھلا کر کوٹ کو میز پر ڈال دیا اور بیور نکال کر دھار دیا۔

”چوتھی طرف سے آواز آئی۔ ”میرے بیٹا اپنے خون کے میٹر کو صدمہ پہنچا ہے۔“
 ”اور آپ؟“ ”نک سہ۔“ ”جھڑی، کھوئی، کیونکر آواز دیکھ سکی تھی؟“
 ”نک“ ”دوسری طرف سے آواز آئی۔ ”تمہارے لئے ایک کام ہے۔“
 ”خدا ہے حاکم!“

”ماہنامہ کرچکدو“ سے دلم میں یہ فن کام کرتی ہے۔ مسکندہ لکھو، غی نے۔
کے گیدہ ہوں قیت میں ری ہے۔ اس کے متعلق حکومت فراہم کرتی ہیں۔ وہ فن و مہر
غنی تھیں ہے ان کے متعلق مہاشاہ ملک کی رپورٹ تھی جو دور چاہتے ’سہارن‘ تھی۔
تھے یہ بھی تاروں و قطرے (احسن شمس) کے وصول کرنا بھی اسی کے دلم ہے ’امام‘ کا جو سر
’امام‘ کا یہ لکھو دست امین ہے۔ یہ دلموں کرتی ہے پوسٹ میں مسکندہ لکھو دو ستر ہے ’امام‘
دیکھنا ہے کہ اور اور نہ تھے کے غنی دور وصول کرتی ہے اور دلم میں تھی رقبہ میں رہتی ہے۔
”پوسٹ میں مسکندہ لکھو پوسٹ امین کا ہے۔“

- بھڑی سگی کھسی کھک بھی، ستھل / پاکر۔"

”میں نہیں سمجھا بتاؤ“ جعفری پھر، غلامیہ

”جب پست بکس کے ساتھ ٹکس کا نام۔“
 ”تو تم ہی کا ہوتا ہے۔“

”ہو“ نئی باب نئی بات ”مس محمد ہوس“

”خیر تم لی اہل تمہیں دعا ہے“

$$M_{\text{eff}} \rightarrow M_{\text{eff}}^{\text{eff}}$$

ملک متعلق ہو گیا اور جعفری و میرور کا کرکٹ پینے کا ساتھ ہی وہ اس امر سے
 ہوئے کہ ج ۱۲۱ بھی جلد ہوتا۔

(9)

مباحثہ ٹیبلٹ ایک طرف کہہ دیتا ہے کہ اس کے لئے کوئی کافر نہیں ہے۔
 قوی لکھ رہے تھے ان کا بیٹا شریف اب مصر میں ہے۔ وہیں پر مگر میں لگا جا رہا ہوں۔
 یہ مصر میں مگر سے گاڑ رہی ہوئی کی معلوم ہوے گی۔ اس سے اس کی تصدیق ہوگا۔

یہ کھٹ کھٹ کیوں کر آتی ہے ؟
 یہ کھٹ کھٹ کیوں کر آتی ہے ؟
 یہ کھٹ کھٹ کیوں کر آتی ہے ؟

یہ حدیث کا ثبوت بطریق معرکوں کی تفسیر سے ہوا۔ "کاظمین ظلمات" ہے بطریق
 ۱۔ یہاں کی کچھ سی نہیں آئے تھے۔ دیکھ دو کچھ دوسرے شعر کو جو دوسرے
 سے لگا کر ملتا ہے۔

سے بھی مٹی کی شمشیر میں خمر و شراب کی لذت چھڑاتی سادہ سادہ عوام سے
 ہر ایک سے ہم نشین جو اس سے زیادہ نہیں ہوتے تھے کی بی ہاں میں ہاں ملاتے

۱۰۔ چونکہ خدا اور اس کے ساتھ والے اس کی استغاثہ کے حامل بھی تھے اور یہ کہ ان کے

... نہ مبرا غالب مجھے اساتذہ کے اظہار سے بھی لڑ جانتے تھے! ایسے ہی ایک موقع

۱۰۔ "تو کہہ دیا ہے" انیسویں ایک زوردار

سب سے پہلے آپ کو اسے "قولہ" نہیں "قولہ" کہتے ہیں انگریزوں کا ہونے کا حوالہ دیتے ہیں۔

یہ کتاب لکھا کہ اب خود بھی قہقہوں میں شرک ہو چکا تھا ماضیوں میں جو رقص و سرور

۲۔ دینت الہی کے جسم رفیع اور الہی کے عبادت گزاروں کے لئے اور

پیش از آنکه به این موضوع بپردازیم، لازم است که به این نکته توجه داشته باشیم که این موضوع در حقیقت یک موضوع بسیار مهم و حساس است و باید به آن با دقت و توجه ویژه پرداخت.

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔

وہاں قیام کیا۔ وہاں کے لوگوں نے ان کو بہت احترام کیا۔

اگرچہ یہ سچا ہے کہ ان کے لیے جہنم کی آگ ہے مگر ان کے لیے جہنم کی آگ کے لیے یہ سچا ہے کہ ان کے لیے جہنم کی آگ ہے

دانشگاه تهران، ۱۳۸۵، ص ۱۰۰

تو یہ کہانی سنیں۔ ہونے لگی تھی کہ اس طرح اپنا چاہیے اسے کسی

سہ ماہی کے چمک دیا گیا ہو۔ وہ حسنا تھا۔ توں یا تو جو ہا نکا اڑ گیا اٹیس نوکڑا اسی

۱۔ صحیح ہے جو اٹھایا

”مردی طرف سے یکس ٹوکی آئی“ ”جی“ ”عرب ہو رہی ہے“

”میں جانتا ہوں کہ میں نے کسی کے قاتل ہونے کا قہر لے لیا ہے۔“
”خداوند بھی بخیر ہو۔“

”چنانچہ سوچیں کہ اب تم جانتے ہو کہ میں نے کون سے ایک شخص کے
میں سے حقیقی معصومیت فراموش کر دی۔“

”وہ جیسی بھی ہو۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”کیا میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی؟“

”جی ہاں معلوم کیا تھا۔“

”کیا؟“

”شب پتہ۔“ وہ بہت حسین عورت ہے۔“ ایکس نوٹس ہے۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”کیا میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی؟“

”تم نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

(۱۰)

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

(۱۱)

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

”میں نے اس کی عمر نہیں معلوم کی تھی۔“

تک کوئی پانپ منتخب نہیں کر سکا تھا

جو بڑے بڑے اور بڑے بڑے کے جہازوں میں متعلقہ ہوا ہنگامہ دہانہ
تھا اس لئے اسے وہاں ٹھہرنا پڑا۔ اس بھی نہیں گزرا

تھوڑے عرصہ میں وہ بھی باہر گیا۔ اس نے پانپ کی طرف اس قدر
دیکھ کر کہ جیسے اس کی تلاش ہو۔ "جو کیا آہستہ آہستہ اس کی طرف چلا گیا۔
ایک بار وہ چاروں طرف دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ آوی گھٹی سیٹ پر لیٹا ہے جو پارک سے بھر جاتا ہے
یہ دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

"کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟" اس نے اس سے قریب آ کر کہا۔
"ہاں۔ اور اس وقت اس نے سرگرمی کے ساتھ ہوا۔ "معاذ اللہ گاہ یہ ہوا۔
"یہ کیا ہے؟" اس نے اس کو نشان کرہا ہوں کہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔
"تو آپ نے آپ کو نہیں دیکھا؟" اس نے پانپ کی بات سے ہنس کر
کہا۔ "ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

جو بڑے بڑے اور بڑے بڑے کے جہازوں میں متعلقہ ہوا ہنگامہ دہانہ

تھا اس لئے اسے وہاں ٹھہرنا پڑا۔ اس بھی نہیں گزرا

تھوڑے عرصہ میں وہ بھی باہر گیا۔ اس نے پانپ کی طرف اس قدر
دیکھ کر کہ جیسے اس کی تلاش ہو۔ "جو کیا آہستہ آہستہ اس کی طرف چلا گیا۔
ایک بار وہ چاروں طرف دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ آوی گھٹی سیٹ پر لیٹا ہے جو پارک سے بھر جاتا ہے
یہ دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

"کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟" اس نے اس سے قریب آ کر کہا۔
"ہاں۔ اور اس وقت اس نے سرگرمی کے ساتھ ہوا۔ "معاذ اللہ گاہ یہ ہوا۔
"یہ کیا ہے؟" اس نے اس کو نشان کرہا ہوں کہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔
"تو آپ نے آپ کو نہیں دیکھا؟" اس نے پانپ کی بات سے ہنس کر

کہا۔ "ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا آپ کو جلدی ہے؟" اس نے اس سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔"

نہیے' میری نظر پڑ گئی۔ نور۔ آپ بڑی مشکل میں پڑے تھے۔ اب میں بس خود سے مدد کر
آپ کا کام کروں گا۔ کسی کو کھانا کھانے کو۔ جی ٹکڑے کی خدمت میں۔ آپ ۵
پڑے۔ ایک رات بھر میں سوئے لیکن صبح چانچہ۔ جی اس کام میں میں پیرا تھا۔

”جی ٹیڈا“ سر قریبی ہے ہاتھ آپ کی سبیل کا پچھلے آپ کو لے کر گیا
 سبیل ہو مل مجھے یہیں ہے۔“

میں نے اس کی جگہ پر جہاں ہولی گود میں ہے" کی سے مجھے پھر۔
"وہ ہے"

”اے بابائے مجھے سے یاد رہے میں تو ”پ“ کی دعا کرے جا رہا ہوں۔ اے طریقہ۔“

معاہدہ اعلان کیا۔ یہ معاہدہ پانچ خیموں پر مبنی تھا۔ پہلی طرف سے دہلی کے حکمرانوں نے

۱۶۔ عربی میں ہونا زیادہ قلیل بلکہ بتاویں اگر آپ کی ۲۰۰ روپے کے ۱۰۰ روپے میں

ہوئیں تو وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ سب کچھ جیسا کہ تم نے کہا ہے۔

صرف بچہ لائے گی اور یہ تو ہی جو یہ بچہ اس طرح مسلط ہو گیا تھا

اس سچ کہا ہے افسوس۔۔۔ اے مجھے کیا پڑا، مجھے اس کی آواز نہ آتی۔۔۔

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب باج کھنکھوے تو: مگر دوجے سے بھی یاد ہو گا تھا

جو پڑے گی۔ پڑا ہوا۔ کیا ہے (جمع) تھی کہ وہاں رہا ہے کہ نہیں رہا۔

میر میٹھے میٹھے ہیں، مے بہار دیا۔ دہائی کی طرف توجہ ہو تو اس سے بچ۔

مردنی ہو چکے ہیں۔"

پاکستان کے لیے اسلام آباد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔

۱۔ چاہے عام مٹی جاگھو، ۷۷ مٹی میں جیسا جوہر ہے، اسی جوہر سے کھالو۔

فاری فرقہ آغا علی یں صبح کیسے وہی ایک چیلر میں مطلوب جو ناکہ

[illegible]

یہ وہ مصیبت تھی جس میں ان کی دوا ملنے چاہتا ہو!

”میں نے سب سے پہلے کہا تھا کہ یہ لوگ تو کھانا کھا رہے ہیں، ان کے پیٹ بھر رہے ہیں۔“

پہلو جو بدیشی لائن سے پچھلے سے بھی سلیکیں سورہ پہ 'کاماتو' خطرناک ہے۔

میں نے جس جو یا واقعے کی یہ محسوس ہو رہی تھی وہ کچھ عرصے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

۱۰۰

میں نے سوچا کہ اسے کبھی کی داریں ہوں یہاں نہ وقت

H_2 和 CO 的氧化反应。在 CO 氧化反应中， CO 和 O_2 的浓度随时间变化的曲线如图 10-10 所示。图中 CO 的浓度随时间增加而迅速下降，而 O_2 的浓度随时间增加而缓慢下降。

یہاں سے لے کر پورے ملک میں یہی حالت تھی۔

یہاں پر بھی تپ لگن، یہاں پر بھی گرمی مچ گئی۔

میں نے کہا: "میں نے سنا ہے کہ آپ نے ایک اور شخص کو بھی قتل کیا ہے۔"

بہارِ عید صبح بھی کھڑی ہے ہانکے۔

یہیں بخشے تھے تاہم علی سے جو عہدہ ملا، کئی دہائیوں میں اس کی فہمیت بھی کم ہو گئی۔

۱۰۔ سہلی حیثیت ظاہر کر کے فائز کو یہ مطالبہ تھا کہ وہ مجھے اس سے الگ کر دے جس کی اور

میں نے اپنے ہاں سے سب سے پہلے اس کی طرف اشارہ کیا۔

مذہب کی تعلیمی مبنی، خصوصاً عربی و اسلامی تعلیم کی ترقی کے لیے اس کا یہ

دیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ نواں حالات کی خبر ضرور پہنچی ہو گی، وہ اس کی طرف

... ..

میں نے اپنے آپ کو بے اختیار ہنس دیا۔

[illegible]

"ہم جیسے لوگ اگر میری بل کرے لکس تو جو عموں کا جامہ ہم سے تو کسی کو ملے گی۔ ہو۔"

"پھر آپ جو کچھ بھی میرے میں کرے دیکھ سوں"

"پوئیں نشیں" وہ عرضا

"یہ نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ۔"

"ظہر کے میں نکلا ہوں" شادی سے پہلے یہ سے پہلے آپ میں ایک غریب دیکھے گا۔"

"نہیں" "کے جیتے ہوئے آدمی سے مصیبتی در میں" "خبر کیا ہوگی! میں وہ پتہ"

"میرے گھر سے ہوتی باتیں رہے ہو" ایک شہر میں عاتقوں میں اس کا قبور

ایک خبر کا کافی ہوئی جب یہ میں رہا تو اردو کے ہم تو یہ وہی کر دیں گے۔"

"خبر کیا ہوگی" جو بولے پوچھا

"بہن کی میں یہ اور میرا بچہ کی لاش پہا کر بھیجے نے لے لے جلدی ہوں! بچہ نہ"

اس کا یہ یہ وہاں ہے۔ یہ میری کل مدد میں کا تھا۔ بچہ تھا میں نے اس کا کھانہ نہ رہا"

میں مدد میں کو مدد ملی تھی پھر پانی ہوا میں یہ سب پتہ ہوا میں لکھ رہی ہوں۔"

"اس خبر سے کیا ہوگا" بولے پوچھا

"اگر آپ وہ پتہ دیا کر دیں گی تو یہ خبر آپ کا دل میں کر دی جائے گی اور۔۔۔"

صورت میں اس کا پتہ، نشیں جا پہنچا لاری ہو گا! اس پر پتہ ساتھ لے جائیں گے۔"

جو یہ تو میری، یہ پتہ سوچتی رہی پھر ہوتی "مجھے توں عوام میں نہیں ہے۔"

"میں تو پھر ٹھیک ہے۔ کلائی وہ کہیں نہیں آپ کو ساتھ لے کر لے رہا ہوں۔ یہ ہے"

دروں میں وہی پر لکھ جیتے پھر ہم "پ" کو "کے جائے لی بھی دست رہیں گے۔"

جو یہ ہے نہ کہ لے لے کر لے کر روک۔ لی اب اس سے بچے سے پھر اس کیلئے توجہ نہ

تھی اس نے کہا "لیکن اس کی کیا حالت ہے کہ خبر دے دینے سے بعد بھی آپ مجھے دے"

میں کے "لیکن ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے بعد بھی لاش میری کلائی میں چور جائیں"

"نہیں" ہم وہی میں یہ ہے۔ "شادی سے اسے امید ہے"

تو ہی وہ یہ لکھ لیا اس کی دہائی پر اس کے کلم سے لکھ رہی تھی۔ وہ جو کچھ بھی بولا جو یہ

میں بھی تھی "خبر میں اس سے پتا چلے گا پتہ بھی لکھ دیا وہ مطمئن تھی۔ سے نہیں تھا کہ وہ

پتہ بھی رہی نہ میں توں پسند نے مطابق ہو گا! ہو سکتا ہے وہ اسے چارو بنا کر شکر عمل

یہ اس صورت میں اسے وہی مرچا پتہ جو یہ "گ" پر رہے ہیں!"

"اب اس کی یا ضمانت ہے کہ یہ کام لاریہ در دست ہی ہو گا!" شادی سے دہائی وہاں جیتے

ہو۔ گا۔"

"آپ میرا لاریہ لکھ لاسس، لیکن پائیں تو پیش" وہ اس پر بھی لکھ پتہ خبر ہے۔"

وہ اس پر یہ عیب ہے! وہ اس کا ہے۔"

وہ اس سے پتا چلے گا لکھ لاسس دیکھ لاریہ مطمئن ہو گیا!

وہ اس سے پتا چلے گا "آپ میں روکھوں کی لکھ لکھ لکھ پتہ ہے میں۔"

"آپ میں ہیں!" ہم وصول کر میں گے۔"

"آپ میں سے ایک" کی اس وقت بھی میرے ساتھ چل سکتا ہے! لیکن دوسرے و

یہ اس میں اترا ہے گا۔"

وہ اس میں فخر بھیجے "شادی سے میں کر کہا" میں آپ کا ہے۔ ہم کی اس میں

ہے۔ ہم یہ "جا گیا گے۔"

سب یہ پتہ ہے۔ "جو ہوا ہوا"

وہ اس کے شادی تو میری، میرے ہوئے "گ" پر سے زیادہ طے ہے! میں نے

وہ اس کے قریب قریب وہاں ہی تھی جو یہ اسے جی جلدی میں کار کھانی وہ شہر کی

میں اس کی۔"

(۱۲)

وہ اس کے ساتھ رہا کو چارہ تھا اور اس طرح کل مل گئی جیسے وہاں ہوں پر اسے

وہ اس کے ساتھ رہی میں سہجے گی خبر لاریہ آج خودی مرچیں کو سڑک کے ایک لٹ پاتھ

وہ اس کے مرچیں تو سہجے کر لکھا جا رہا تھا۔ مرچیں سے یہ بھی کہ وہ سے نہیں

وہ اس کے میں کلائی پر مل ہے میں لیکن میرا ہوگی "وہ کہے گئی کہ پتہ بھی ہو

وہ اس کی دوستی خواہشمند ہے اور لب و لہجہ کی محبتوں میں پسے گی مگر وہ اس میں ہر
سے سے مل جائیے اس میں صطوہ اور پکا جیسے بیاہنے کی جو مانی نہ چاہتی تھی
مگر اس نے فی بار غصے کا ارادہ پیدا نہیں کیا۔ یہ سب کچھ

"اپنا ریح صاحبہ بد سکل نہ ہے ایسا بات پوچھتا پوچھتا ہوں" اس نے لہجہ
عزم میں کہی ہے۔

"مصر و پچھلے میں پہ سے کچھ نہیں چھپاؤں گی" یہ حقیقت سب جانتے ہیں۔
"پوسٹ میں مسٹر سویرو کے حلقہ میں گئی تھی کچھ عرصے سے اس نے اسے جھانک رہا ہے
پوچھا ہے۔" یہ سب پر ہوا ہوا ہے۔ لیکن اس نے جلدی میں خود کو سہل پا
"اس نے حلقہ میں" اس نے یہ طرہ سے کہا ہے۔ "تو آپ اس میں کتنی کڑی
ہوں گے۔" اس نے کہا۔

"اس کی بچی کچھ لہو اور ہاتھ میں صاف تھامے۔" اس نے حلقہ پر ہاتھ
نے وقت پر ہی ساتھی قہقہہ "اس میں اب بھی کچھ نہیں ہے۔" اس نے لہجہ صطوہ سے
دیکھنے پر اس میں کتنی قہقہہ مائل ہے۔ "نئی ہاتھ سے۔" اس نے کہا۔

"یہ کچھ سے۔" اس نے کہا۔ "مگر اس میں وہ کچھ نہیں ہے۔"
"نہیں۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔

"آپ یہ سب کیا کہتے ہیں؟" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"آپ سب کچھ جانتے ہیں کچھ ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔

"اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"یہ سب کچھ جانتے ہیں کچھ ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"
"میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں اس میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

”موسیٰ نہیں! تیرا بے خطبے لکھے میں کہا۔ میں نے دل میں اس بات کے لئے زور دیا۔
 پھر وہ کہیں سے ’شہنشاہی‘ اور بد بھادھینہ چلتی تھی کہ کوئی اس کی نیابت اور برہنہ جوتھو
 عموں کے درپے ہو جوتھو جن باتوں کے درپے جو خود اس کے حکموں کی نیابت میں پاتے تھے۔
 میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں اس کے شرمندہ نہیں ہوں۔ مجھے تو کیا ملے گی اس کے تلواریاں۔
 میرے باپ کے بتا دیا ہے اس ملک میں اسے بتا دیا ہے۔ دوڑو! مجھے پرے پتہ سکاڑا۔
 میں بڑی مکی جو میں تھی اس وقت سے باپ مجھے یادوں سے چھوڑا۔ کافکا اس تلی میں جو میں
 سے تھوڑی سی بڑی مکی مجھے جو کار میں مکی۔ خود کو تو مجھے ڈراؤنی اور مچلتی۔

[illegible]

”بھئی میں جا ہیٹھ پڑنے سے مارا جاسے گا۔ تم کہہ دو کہ میں نے تم کو مار دیا۔“

”جس سے نہیں جانتی۔“

یہ تو ہے چھوڑا ہوا بچہ۔ میں بھی نہیں پوچھوں گا کہ وہ کس لئے جیتا ہو۔
میں نے سوچا تو سمجھا، دل کا درد یہ تھا۔

میں جانتا ہوں کہ میری قوم کو بڑے دنوں میں بدلنے کے لیے یہ
 ایک نیا دور ہے۔ یہ نئے دنوں میں الگ ہو جائے گا۔ ایک نیا دور
 ہے۔ اس کا آغاز ہے۔ تم کو بھی دیکھو۔

یا پ کوئی سرکاری سرکار میں ہے۔ ”جیسے نے تمہارے پوچھا“

[illegible]

جواب: "میں نے اسے" لکھا ہے اسے پتہ چلے گا!

”مجھے اپنی زندگی کی پروا نہیں ہے!“

4. 2. 1. 2. 3. 4.

”خود کو کسی شرف و پناہ کا کام نہ پٹھائی کہ۔ اور میں اس پر۔ کرد، پیش ہوا ہو
 ہے۔ مجھے وہ سزا دیں۔“

۱۰۔ عذاب سے چب ملوٹل تھکان کی داسی شہر میں قیام دینا خوب سے دیریا صراہہ۔ یہیں
بہشت تمام رومہ وہاں چھوڑی ہوئی؟

۱۔ ترجمے سے ہی معلوم ہوتے ہیں کہ یہاں پر خط موٹا ہو کر چھ سو ہے مگر

(17)

یہ سچا حقیقت ہے کہ جو یہاں مقررہ کر کے ہمارے میں تھا اور وہ کسی نوعیت پر چاہا اور
یہ سچا حقیقت ہے کہ جو یہاں مقررہ کر کے ہمارے میں تھا اور وہ کسی نوعیت پر چاہا اور

۱۔ اہل پروانہ کو اس بچہ صحریٰ نظر میں ہے۔ میں اس وقت بھی تم سے رہا ہوں۔

تھی جو رہو لے آپ سے رحم پر بادھی تھی! لیکن اب یہ سب یاد نکلتا تو کتنی غم
 کہ وہ راجہ کی لاش پر گر کر کسی قہر راجہ کی مٹی نہ اٹھائیں۔ دیتی تب بھی اس سب سے
 جاتا کہ یہ راجہ کی لاش ہے! کیونکہ وہ کے رحم کے منتقل پر سب راجہ کی پورے
 دوری کہہ ہی تھی۔ وہاں کا منتقل بعد تھا کہ وہ کا جسم موت سے پہلے لاش پر
 موت کے بعد ہی وجود میں آیا تھا۔ یہ حال اس سے مراد ہے تیرا اور یہ کہ
 دوسری لاش راجہ کی لاش بنا کر نظر ماس پر لائی گئی تھی! مسجد جو چمک گئی۔ یہ سب
 ہی معلوم کرنے کے لئے جو پانچواں دہر کو جلال پور سے پہنچے لگو تھا

تو تو مراد یہ کہ میرے کسی سے پل میں تھا تاکہ آج معمول کے مطابق دور رہا۔
 لیز بھی میں ڈالنے والی تھی مگر میں کو بتیجی تھا۔ یہ اس کی مور پٹا مکتو۔ منتقل
 کر وہاں کو مطلع کیا کہ وہاں کا لاش تھا کہ اس سے بھی یہ سوچا ہو گا۔ یہ وہ
 کو سمجھ کر دینے کے بعد وہ سمجھ کر رہ گئی۔ وہ کسی اپنے آں کو لب پور سے لے کر چلا
 نظر میں آیا ہو

مراد کی دولت میں ناہید اور شید کا غائب ہو جاتا کی اس بات کا کلام نہوت خا۔
 مگر وہاں کی کسی قی مدت کا فکر ہو گئی اور پورے سے شکای۔ مانی تھی کہ
 نے کام کرے۔ وہ تو کیوں نہ رہے۔ مگر اس اطلاع پر تو وہی جاتی ہے۔ کبھی سہ ہوا
 تھا کہ پورے کی نظر میں آجائے کے بعد میں کا بھی ساتھ ہوا تھا

مراد آج صبح ہی سے دیا کے پیچھے کا رہا تھا۔ یہ وہ خودی رہا پورا تھا۔
 اسے ایک آپ بھی کرنا چاہا تھا۔ چونکہ نہ دیا اسے بہت قریب سے دیکھ چکی تھی اس سے
 ایک آپ کے بغیر چلا دھڑکی تھا

نہانے حسب معمول پر سب بھی خبر وہ سو تیرو کے حتی آرزو معمول سے پورے
 سے وہی سے بعد بغیر وقت و حسی میں گہرا۔ لے اپنے قیث کی طرف چلا چلا۔
 سے آٹھ بجے ات بل غلب میں رہی۔ آٹھ کے بعد پھر باہر تھی۔ یہ تھا کہ وہ
 نامعلوم سر لہن طرف روٹ ہوئی مگر میں پتی کو سوت میں میں اس کا تعاقب کیا۔
 اسٹریٹ کے سوا پر دیا جیسی سے اس کی اب وہ تیرا اس سے میں بدول چل ہی گئی

میں نے دیکھ میں سرخ رنگ کا ایک پلٹ نکلا۔ وہ سے علا۔ نئے جاری تھی! چانک
 کہ عرصے سے اسے ملک کر کوئی نئے اٹھانے دیکھا وہ جلد سے لگے پڑھ آیا۔ راجہ
 میں سے اٹھ ہی تھی۔ وہ مانتا یہ بیٹے سے نکلے وہ سے پچھ چہ۔ وہی بھی سے اٹھ
 شہر کی دھول میں پلٹ بھی اس سے ہاتھ سے گیا تھا۔ جو بات بھی وہی وہاں
 میں یہ سا۔ یہ سب کیسے تھا۔ یہ پانچواں دہر کو جلال پور سے لے کر
 ہی عرصے میں لے پیچھے چل پانچواں اسے لے۔ وہی بھی کہ لگتا تھا کہ اس کا تعاقب

یہ اس تیرا اس سے سے مگر سر سے ہا تھا۔ یہ وہ پلٹ اس میں ال دیا وہ
 اس سے لے کے چلا گئی۔ مراد میں لڑا رہا تھا۔ یہ لگتا تھا کہ وہی وہاں سے لے کے
 یہ یہ سے ایک لڑائی چل۔ یہ بھی میں لے لگے۔ یہ اصل لیز بھی میں لگے ہوئے
 میں رہت رہا تھا تھا

یہ یہ تھا کہ وہی تھا۔ یہ لگے پہلے سے اس کا پورا گرام تھا اس لئے ساری
 میں میں تھکے۔ رات میں میں سڑک پر کہ کر یہ بھی کی گئی کرتا چلتا تھا کہ اس
 یہ یہ تھا کہ وہی تھا۔ یہ لگے پہلے سے اس کا پورا گرام تھا اس لئے ساری
 اس سے میں لڑائی چل۔ یہ بھی میں لے لگے۔ یہ اصل لیز بھی میں لگے ہوئے
 میں رہت رہا تھا تھا

یہ یہ تھا کہ وہی تھا۔ یہ لگے پہلے سے اس کا پورا گرام تھا اس لئے ساری
 اس سے میں لڑائی چل۔ یہ بھی میں لے لگے۔ یہ اصل لیز بھی میں لگے ہوئے
 میں رہت رہا تھا تھا

یہ یہ تھا کہ وہی تھا۔ یہ لگے پہلے سے اس کا پورا گرام تھا اس لئے ساری
 اس سے میں لڑائی چل۔ یہ بھی میں لے لگے۔ یہ اصل لیز بھی میں لگے ہوئے
 میں رہت رہا تھا تھا

ہے "میرا حال یہ سب یہ تھا" اگرچہ عازہ طریقوں سے ہم حاصل نہیں کر سکتے تو اسے
جاں بچا لے کے لئے کوئی ایسا طریقہ تھا کہ رانی چلے گی۔

یہ لایا جانے والا قلعہ جانے کو یہ چھ پھیلیں دیں اور وہیں پر ایکس نو کے سرورسٹل سے
لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر اس نے فی بد اس سے رابطہ قائم کیا۔
کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی اس کے پاس مدد مل پر وہج کے حلق بھی ایک اندر خرمی۔

وہ بچے کے حریف جو اس کو کاٹوں کہ لایا اسے صوبوں کو لے جانے والے کے خلاف
منا ہوا۔ "مہل پر اس کے حلق سینہ سب اس سے وہ بات بھی ملتی ہے جو پوئس و بھی میر
تانی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ حقیقتاً وہ اس سے فرار ہو چکا ہے کہ وہ گھر سے نکلا تھا مگر سینہ وقت بہ
پر اس طرح پر صاف ہو گئی۔ اس کا بیان ہے کہ وہ ٹھانی کرنا چاہتے تھے مگر وہیں کا یہ
اس رشتے کو پہنچ نہیں کر سکا وہ دونوں ایک ہی دھڑکی کا رستے میں۔"

"یہی مسئلہ ہے کہ ہمیں یہ ایکس نو نے پوچھا

"تی اس۔" "ہم سب سے جواب دیا مگر یہ مراد بھی بڑے ہو کے پٹے جاتے ہیں۔
کو مجھ میں ابھی کی بھیلیں نظر آتے تھے۔" "میں اس سے کہہ رہا تھا" میرا حلق پائیس سے کس ہے لیکن
ہے۔ کہتا ہے کہ قمر میں ایک ہار پٹی صورت صراحت دیا کہ وہ اس میں رہا۔
ہم سب میں ایکس نو نے قبضہ رکھ لیا۔ جو نہیں بھی ایکس نو کی بھی ہوتی ہیں
نامی دت نہیں ہے۔ وہ آوی ہوئی کی طرح لٹکتی ہے۔ اور وہ سوتلے ہو جاتا ہے کہ
جاتا ہے۔ مارا ہو جاتا ہے۔ میرا ہو جاتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے۔ اور اسے دت کے تیر
ہے۔ مگر متعدد متعدد سب کا یہ ہے ہوتا ہے کہ وہ ایک بچے کا پڑا ہوا
ہے۔ یہ ایک بڑے خطرہ سے ہے۔ مگر میرے پاس فی الحال وقت نہیں ہے۔
سمجھنے کی کوشش کر اس کا۔"

"تپ ہوئے خود سے ہیں" جو یوں

"ہاں میں کمر دراز ہوں۔ اس لئے ہر وقت خوش رہتا ہوں، مجھے نون مہم سے
جو یہی سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ ہے۔ لیکن وہ نے بھی سلسلہ متعلق ہے۔
جانے کیوں جو لایا اس کو گئی تھی۔"

(۱۶)

روں سے پھر ملا وہ دونوں باہر سے "مگر پکڑو" کے دفتر کے سامنے ہی ایک دوسرے
کے لئے تھے کہ اس سے دیکھ کر اس نے ہلکا سا

"میں نے کل دن رات تمہارے حلق سوچا کرتی ہوں۔ وہ جاسے یہ بات ہے۔"
"جی ہاں کی کہ اس کی بدست ضرور میل نصیب ہوگی۔"

"ہر اس کی مجھے پتا نہیں ہے کہ مجھے اس کا حال ہو گا تو تمہیں اتنا پتا بھی۔ بتاتی ہے۔"
مجھے سن سدی لڑکیوں سے اور وہی ہے جو اس حال میں پائیس کی ہیں۔ "میں نے کہا۔
پہلی تانہ تانوں کا یا نہ تھا۔"

"ہاں بھی نہیں مجھے ہر تھی صرف پے پاس میں بھی لگتی ہیں۔" ابھی تو پتا نہیں
ہو سکتا ہے۔"

"وہ ایک بھول پڑے ہوئے ایک ریستوران میں ہا پٹے"

"ہاں یہی ملا ہے" "میں اس سے کہہ رہا تھا" میرا حلق پائیس سے کس ہے لیکن
وہ اس کا قیام قیام کے بل پر ہوا۔"

"میں نے کی، کل کی طرح جیسے کسی بے نی اوب، مگر اس پر میں رہی ہو میں چ گیا
"یہ مجھے پتا نہیں ہے۔"

"میں نے حالات کا مطالعہ کرنا دیکھا ہے یہ گروہ بہت ہے۔ ہر ایک کو دوسرے کی خبر
تھی۔ میں نے پوچھا کہ کیا کیا ہے وہ اسے آگے نہیں بڑھ کر کے ابھام دیتا ہوتا ہے۔ میری ہی
"میں نے اس کی قیادت میں وہی ہے وہوں کرتی ہوں اور انہیں ایک ہیٹ میں رکھ کر ایک
میں نے اس میں ال دتی ہوں لیکن مجھے علم نہیں کہ وہ کچھ کس کے پاس پکھتا ہے۔
"یہ تو کسی کا پتا کھانا جاتا ہے اور نہ کھانے جاتے ہیں۔"

"اسے ہیٹ میں کیا تھا۔"

"نہ تھے۔"

"وہ ایک راج رنگ کا ہے۔"

"نہ دانت ہی ہے۔"

نہیں لانا پڑے تھے۔ کیوں۔ کیا میں غلط کیا ہوں؟

”تم جھک مار رہے ہو“ ہار پر فرمایا۔ جن ٹھیکوں کے تمام نے وہ ہے عوامیں سہ لڑکر
 ہون کی خطیں بھی نہیں دیکھیں۔ چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ۔
 ”وہ بڑیاں تمہاری کو بھی سی سے برآمد کی جاسکتی ہیں“

”تم نے میرے آدمیوں کو بیوقوف بنا کر دیا ہے یہ تمہارا ہی بیان ہے! الکی صورت میری قریب کیا تھیں ہزار لڑکیاں یہیں داخل ہو سکتی ہیں۔“

”تو گویا میں تمہیں خود کو لہو چھانسنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“ سیلاہم قادی بنی۔

”یقیناً“ یہ نکلے تم کوں“۔ اور مجھ سے کہیں نہ مٹا کر رکھتے ہیں۔“

”نہ ناشادے یہ تم کیا کہ رہے ہو مسٹر ہارپر امی تو تم سے بڑی محبت کرتی تھی اور
میں صرف تمیں پر روپیہ ملانے پر کام چل سکتا ہے اب انھیں دن کا مینہ ہو تو تم
پر وہی جب انھیں ملے گا تو تمیں ہرگز انھیں کا نہ تو چاہیں
شائیں تو پھر میں انھیں نہ تو فرماؤں۔“

”شام تہوار ایلانِ غراب ہو گیا ہے۔“

”ہمیں دماغی اور قلبی ترقی میں کمی کی وجہ سے چھپ چھپ کی کیفیت ہو رہی ہے۔ ہمیں فیروز خان کی طرح ایک ایسی ترقی دینی چاہیے جو ان کی طبیعت کے اندر سے نکلتی ہو۔ ہمیں ان کی طبیعت سے ان کی فطرت بھی برآمد ہوتے دیکھیں۔ تم کسی مولانا، نولوں والا، ایکٹ ڈرائیو نہیں ہو۔ یہ بھی دیکھا ہے۔ اسی لئے تم نے ایک مخصوص رنگ کے پکٹ ڈسٹ رکھنے کا علم دے رکھا ہے اور ایک ڈاکٹر میں سے تم چلتی ہو۔ تم چھپ چھپ کی ایک جگہ ہو۔ اس سے گھبراتے ہو۔ اس کے ساتھ وہ ایک فطرت کا قبضہ ہو رہے ہو۔ تم دماغی ایک اور اسٹا اس طرح کرنا چاہتے ہو کہ وہ اسے اپنی پکٹ سمجھتی ہے۔ کون کیا میں سمجھ کر رہا ہوں؟“

بدیہ کچھ نہیں، اس کے چہرے پر شمولی کے آہر نظر آنے لگے تھے انھوں نے کہا
اس نے آہستہ سے کہا

۱۱ "تمہیں تبر اور بہت شیں"

”اس سے تم پر مٹی قیامت تک نہیں تیز ہوں گی“

۲۰۔ پتا لگا آخر اسی نے کہا: "قرآن مجید ٹھیک تھا۔" غرض میں ہر لمحہ بہت ہیں کچھ کم کرو گے۔

یہ ایک کیم کروٹ ہے۔ اس سے نیکو کی نگاہیں نہیں ہے! تمہیں شرم آنی چاہئے انکا
 یہ ہر گز صرف تمہیں ہرگز نہ ملے۔ یہ بھی ہے! میرے واقعات بہت وسیع ہیں
 میں بہت سوچا ہرگز کیم کروٹ ہے۔ یہ رہا قرار مارا ہے! اچھی طرح چاہ لو تاکہ
 میں جانتا ہوں کہ یہ امور میرے تعلقات خوشگوار ہیں!"

یہ سب باتیں اس کے ہاتھ سے لے کر پڑھنے لگا۔ شاید اس کی سیاہ کاریوں کی پوری
 کوشش تھی کہ وہ اس کے چہرے کی رنجیت بیکلی چھٹی چادری خمی لورہ پار پار اپنے
 بدن پر لپٹا کر لپیٹ لیا تھا۔

حسرت خلیفہ کا آدمی معلوم ہوتے ہو ا میرے ساتھ مل کر کام کرنا۔ بہت فائدہ
دے گا اس لئے کہ

اس ملت کی روایات کو اپنے کاغذی سوں کام مجھ سے نہیں ہو سکتا ایسا تمہارا کر
 جس کے جوہر کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بہارِ اعلیٰ ایسے کام کر دے کہ جس کے لئے میں تمہیں یہاں جس چراغِ دہلی کا

”جی جی، تمہیں ہے اچھا کام کسی نہ کسی طرح کریں گا میں انگریزوں کو یہ کام سے پہلے
دور کا تو ہی ہوں میں۔“

یہ کام یہ ہے کہ کسی طرح میں جنوں کو لڑکیوں کو لڑکانے کا دوا آج کل میرے
میں جہاں لڑکیوں میں یہ کام خود نہیں انہماں دیا جاتا ہے۔

مردمانی تہو تو نہیں کر سکتا یہ کام لیکن میرے پاس ایسے قوی ضرور ہیں جو یہ کام انجام
دیں گے۔ وہ کم از کم دس ہزار کامیاب کریں گے اس لئے چچا اس جہاز کو کم ہے انہیں ساتھ
جاءے جو سکتا ہے۔

n) $\frac{1}{2} \sqrt{2} \approx 0.707$

"*...and the*

میں نے یہاں قلم نہیں ہے؟

سیدیں ہے قہم؟" سیاح پوش نے قہم نکال کر اس کی طرف بوجھتے ہوئے کہا۔

باد پر ایک کڑی پر بند کیا

"آپ۔۔۔ سیلو پش بولا۔۔۔ نہیں دوست۔۔۔ میں وہ سٹھا چاہتا ہوں جو تم اپنے بچے کرتے ہو۔۔۔ کاروبار کی کاغذات پر کرتے ہو اور وہ سٹھا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ اس بچے والے بچے پر اسے اختیار پر تھے۔ انہیں دستخط کی ضرورت تھی۔ تم تک پہنچاؤں اور پھر آکھو کے لئے نہیں بکرو اپنے دستخط اور نوٹس نہ بٹھا کر۔ اگر اس اختیار پر تمہارے دستخط نہ تھے تو میں قیامت نہیں نہ پاسکتا۔"

"تم واقعی بہت جاہلک ہو! تم سے چالاک کی نہیں مل سکے گی۔" باد پر نہیں کر رہا اور وہ دیکھ رہا تھا۔ یہ جو سیلو پش چاہتا تھا پھر بڑے غلوں سے کہا۔ "اب تو اپنی عقل دکھاؤ۔" یہاں تک کہ وہ لوگوں کیوں نے تہذیبی فعل و تکلیف ہے؟ انہیں تم بیک میل کرتے ہو اس سے میں تمہیں بیک میل کر دوں گا۔ تم زور کی بجائے نہیں دیکھو گے کہ میں کون ہوں یا پش اس کے پیچھے کھڑا تھا جیسے ہی وہ اقرار دے کہ میرے اٹھانے کے لئے ہٹا دیا۔ یہ دیکھ کر اس کے پیچھے ہٹا دیا۔ سیلو پش اس غیر متوقع میل کیلئے چہ نہیں تھا کہ وہ دوسری طرف الٹ گیا۔ چوت ٹائیڈ اس کی ناک پر تھی تھی ہتھول اس کے ہاتھ سے نکل رہی تھی اس کے کہ وہ اٹھ سکتا باد نے مجھے کر ہتھول اٹھا لیا۔ سیلو پش کی طرف اٹھی اور نہ دیا کیا لیکن اس میں سے کوئی کی بجائے پانی کی وحشت تھی۔ دوسری طرف سیلو پش نے نظر اٹھا پھر اگر وہ ایک طرف ہٹ نہ کیا ہوتا تو ہتھول اس کی پیشانی پر پڑتا۔ یہ وہ بھی ٹھٹھکی جاتے دیکھ کر باد پر ہٹا ہٹا۔ سیلو پش اس کے پیچھے چھوٹ گیا۔ یہ سے اقرار نہ دھتا نہیں ہوتا تھا۔

باد پر کو بھی سے باہر نکل جانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ پش نے اس کا انتقام پہلے ہی کر لیا تھا۔ اس نے باد پر کو ایک کمرے میں سمیٹے دیکھا۔ تیزی سے آگے بڑھا۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ پھر دیکھیں نظر آئی دوسری طرف کوئی اور نہ تھی۔ نہیں تھا۔ سیلو پش نے سختی سے انداز میں سر ہلایا۔ دیکھا مٹوم ہوا جیسے اسے کچھ یاد آیا ہو۔ وہ اس گول میز کی طرف چھوٹ کر کے وسط میں چھٹی ہوئی تھی۔ اس کا وہ پانی حد تھا۔ ہاتھوں سے تھماتے نکالا۔ ایک ایک کھانا نکالی دیا اور کمرے کے فرش میں ایک جگہ ایک

سیلو پش کی چھٹی کی ایک ہی آدمی اس سے گذر سکتا تھا۔۔۔ سیلو پش بڑی تیزی سے اس سے گذر گیا۔ جیسے ہی وہ آخری زینے پر پہنچا وہ پش کی تلاش ایک آواز کے ساتھ بند کر دیا۔ ایک تہ خانے میں تھا لیکن یہاں کافی روشنی تھی اور گھٹن کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس طرح بھی گیا تھا۔ مگر تہ خانے کے اس حصے میں سٹھا تھا۔۔۔ یہاں کوئی بھی نظر نہیں دے رہا تھا۔ اس کے جوتے اور دھڑکے سے گذر کر دوسرے کمرے میں پہنچا۔ یہاں تک لڑکیاں تھیں۔ وہ جوتے تھاپا۔ یہ تھا۔ سیلو پش کو دیکھ کر اس کے منہ سے ایک گہری سی گالی نکلی اور وہ دوسری طرف الٹ گیا۔ اس باد سیلو پش نے بڑی بھرتی دکھائی۔ وہ ایک طرف ہٹ گیا اور باد پر دیکھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ لڑکیوں کو کڑی ہو گئی تھیں۔ ان کے دھڑکنے میں ڈنکھریاں تھیں۔ اور وہ ایک جگہ لپکا۔ اس کے نہیں بڑھ سکتی تھیں۔

یہ باد پش اس باد سیلو پش کا گھونرہ اس کے جوتے پر پڑا اور لڑکیاں بے تحاشہ چنے۔ ان کی لڑکیاں نکلا ہوا فرش سے اٹھ رہا تھا۔۔۔

"میں خود کھانا چاہتا ہوں۔" سیلو پش نے کہا۔ "میں اس کے لئے آ رہا ہوں۔" وہ لڑکی کی طرف سے نہیں لے سکتا۔

یہ باد کر چپ چاپ کھڑا تھا۔ یہاں کا چور و زور تھا۔ ہونٹ خشک ہو گئے تھے۔ "میں خود کھانا چاہتا ہوں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

یہ باد نے کھانسی کی بات کی ہے۔ "سیلو پش نے کہا۔ "یہاں لڑکیوں کی جوتاں۔۔۔"

یہ باد نے کہا۔ "میں خود کھانا چاہتا ہوں۔"

”ہاں یہ موقع ہی اس تھا“

”مجھے اس کے حلق تھے؟“

مرحوم نے اسے بتایا کہ وہ ہر پرک کیسے پہنچا تھا۔ اس سلسلے میں اسے یہ کہانی شروع کی
پھیرتی پڑی۔ کس طرح وہ لڑکیوں کے جریزے میں پہنچا تھا کس طرح کاہید اور شیا میں اور
کے بعد ہی سے لڑکیاں ملتی تھیں بھرپور ذیاب سے گذرتی ہوئی اس پر اسے انہیں تک پہنچ کر
ہر پرک کے دھکے لگاتے تھے اور ہر صاف پر صاف ہوتا تھا اس نے ہر پرک کے ٹکڑوں میں تھیش کی دھیر
بات پایہ ثبوت کو پہنچائی انہیں ہر پرک پر ہی کے دھکے تھے۔

”اب میں نے ہر پرک کے حلق تھیش شروع کی؟“ مرحوم نے پھر تھیش میں کہا اور اس
تھیش پر پہنچا کہ ہر پرک میں اس میں جینا ملوث ہے اگر اس وقت تک مجھے تھیش نہیں تھا کہ ہر پرک
اس کو کہہ کا سرخ ہو گا میں نے اپنی کہہ اس کی کوئی میں ہر پرک نہیں۔ اسی دوران میں مجھے اس
تھیش خالے کا سرخ مل گیا جس میں تھیش لڑکیاں تھیں تھیں انہیں اب بھی میں اس وقت سے نہیں کہ
نکا تھا کہ ہر پرک میں سرخ ہے اور یہ تھیش ضرور تھا ہذا اس تھیش کی تصدیق کرنے کے لئے تھیش
بھی ایک ہر صاف کا روپ دھاتا تھا۔۔۔ ہر مل اس نے مجھے بھی اپنی ہی بروری کا کوئی تھیش
کہہ کر سب تکہ اگل دیا۔ اسے تھیش تھیش تھا کہ میں صرف اسے ایک میل کرنا چاہتا ہوں
ہر مل اس کے احواف کرتے ہی میں نے اقبل ہر پرک کے سوسے پر اس کے دھکے لگاتے تھے۔

”یہ کیسے یس یا عہدہ سرخ ملانی کے یس کا نہیں تھا۔ جو لڑکی تھیش لڑی“

”انہوں نے ابھی وہیں لڑی ہیں؟“

”نہ نہیں انہیں کیسے علم ہو گیا کہ یہ کیسے میرے تھیش نے لگے ہر پرک کیا ہے؟“ مرحوم نے کہا

”یہ اطلاع میں نے ہم پہنچائی تھی؟“ جو لڑکے تھیش تھیش میں کہا

”جو لڑکے؟“ مرحوم کا لہجہ سخت ہو گیا۔ تم آج بھی نہیں کرو گی؟“

”بہت اچھا جناب اس میں ساقی پاتنی ہوں؟“

”میری رائے لئے بغیر کوئی کام نہ کرو؟“

”بہت بہتر۔ جناب“

مرحوم نے سلسلہ حلق کر دیا

روشنی درود سے میں کھڑی اسے گھور رہی تھی!

”یوں تھی؟“ اس نے پوچھا

”جی ہاں؟“ مرحوم نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”میں کی کھڑی نے بچہ دیا ہے۔۔۔“

”بچہ سے بچہ دیکھ کے حق میں دعائیں وصول کر رہی تھیں؟“

”تم جھک جاتے ہو؟“ روشنی بڑھ گئی۔ ”مجھے بتاؤ کہ یہ جو لڑکیاں ہیں؟“

”یہ جانتا بہت مشکل ہے۔ اوپر سے میں اس کے خواہے کام نہیں جانتا۔ اس کا کام ڈاکٹر

کی تھیش ہے۔ سب بچے کر رہی ہیں؟“

”جی ہاں، عورتوں کے ساتھ تھیش دیکھنے آگئے؟“

”اچھا تو کہیں سے کوئی شریف ہی لاؤ۔۔۔“ مرحوم نے کہا پھر بڑے زور سے دہرایا

”سب تھیش کے بچے تو کیا سن رہا ہے؟“

”جی نے سڑ کر درود کی طرف دیکھا اسے میں مرحوم دوسرے درود سے سے باہر اگل

”میں کا درود اور تک پہ نہیں تھا۔“

”جی؟“ روشنی بڑھ گئی۔ ”سب سے بڑی گڈ

﴿تم شہد﴾